Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 ربیع الثانی 1438 ہجری قمری   26 صلح 1396 ہجری شمسی   26 جنوری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 20 جنوری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

’’مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جب کہ میں ایسا ہوں تو اب سوچو کہ کیا مرتبہ ہے اُس پاک رسولؐ کا جس کی غلامی کی طرف میں منسوب کیا گیا۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ اس جگہ کوئی حسد اور رشک پیش نہیں جاتا خدا جو چاہے کرے۔ جو اس کے ارادہ کی مخالفت کرتا ہے وہ صرف اپنے مقاصد میں نامراد ہی نہیں بلکہ مر کر جہنم کی راہ لیتا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا۔ ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘

(روحانی خزائن، جلد 19، کشتی نوح، صفحہ 60)

122 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2016 کی مختصر رپورٹ (آغاز جلسہ سے 125 واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 122 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ 42 ممالک سے مہمانان کرام کی شرکت، 14,242 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت

☆ حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,230 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

☆ نماز تہجد ☆ درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ☆ علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ☆ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ☆ مہمانان کرام کی تعارفی تقاریر ☆ ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ☆ احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے مختلف تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائش کا انعقاد ☆ نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کیلئے تبلیغی جلسہ ☆ 26 نکاحوں کے اعلانات ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆ پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کی تکمیل ☆ القلم پروجیکٹ کا انعقاد ☆ جماعت احمدیہ انڈونیشیا سے 183 افراد کی چارٹرڈ طیارہ کے ذریعہ جلسہ میں شمولیت۔

(قسط سوم۔آخری)

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کا قرب حاصل ہو اور وہ ہماری دعاؤں کو سنے تو اللہ نے اس کے لیے ہمیں ایک اصول بتا دیا کہ یہ تبھی حاصل کر سکتے ہو جب تم اسوہ رسول پر چلو اور اس اسوہ پر عمل کرنے کے لیے یہ بھی احسان ہے کہ اس نے صحابہ کے ذریعہ وہ سب باتیں ہم تک پہنچا دیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل کیا کرتے تھے۔ یہ بات بھی سمجھنی ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وہ کام اور بات کرنے والے تھے جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہ پوچھنے پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال و اعمال کیا تھے؟ تین الفاظ میں بتا دیا کہ کَانَ خُلُقُہُ الۡقُرۡاٰنُ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و اعمال وہی تھے جو قرآن کریم جیسی عظیم کتاب اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس زمانہ میں اللہ نے مزید احسان کرتے ہوئے اپنے فرستادے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود و مہدی موعود کو بھیجا جنہوں نے انبیاء کے مقام اور خاص طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اسوہ حسنہ کا مزید ادراک دیا۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انبیاء اور رسل اور آئمہ دنیا میں اس لئے نہیں آتے کہ ان کو اپنی پوجا کروانی ہوتی ہے بلکہ ان کی غرض ہی قیام توحید ہوتی ہے اور یہ کہ لوگ ان کی تعلیم پر عمل کریں اور خدا بھی اسی صورت میں ان سے پیار کرے گا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے محبوب بننے کا طریق یہی بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کی جاوے۔ پس اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کے راستباز اور صادق دنیا میں قیام توحید کیلئے نمونہ ہوتے ہیں۔

سب سے پہلی چیز جو انبیاء سکھاتے ہیں اور جس کا انتہائی مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہ توحید کا قیام تھا۔ یہی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کی۔ صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض پایا اور اللہ سے محبت اور عبادت گزاری کے معیاروں کو دیکھا جس نے اُن میں بھی حقیقی تڑپ پیدا کردی۔ صحابہ کا بہت بڑا کردار ہے بلکہ احسان ہے اس نمونہ کو ہم تک پہنچانے کا۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے حضرت عمرؓ کے ایک واقعہ کے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 2 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

میں آپ کو خلافت سے وابستگی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں

خلیفہ وقت کی دعائیں ان لوگوں کے حق میں زیادہ قبول ہوتی ہیں جو اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہیں

آپ کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ خلیفہ وقت کی باتیں سنکر فوری طور پر ان پر عمل کرنا شروع کردیں

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2016

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر بہت باعث مسرت ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو خلافت سے وابستگی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی سورۃ النور کی آیت 56 میں فرماتا ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (ترجمہ) تم میں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کے متبعین کے حق میں پورا فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے خود بھی اپنی پیاری جماعت کو خلافت کے دائمی نظام کی خوشخبری دی۔ آپ نے فرمایا: ’’سواے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘ (رسالہ الوصیت)

پس الٰہی بشارات کے نتیجے میں خلافتِ احمدیہ کا قیام ہوا جس کا پانچواں بابرکت دَور اِس وقت جاری ہے۔ اور آپ وہ خوش نصیب ہیں جو اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اب خلافت کے بابرکت نظام سے جڑے رہنے سے ہی آپ کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے سامان ہوں گے۔ اس کے ذریعہ آپ متحد رہیں گے۔ آپ کا آپس میں پیار بڑھے گا۔ آپ دینی خدمت کی توفیق پائیں گے اور ان دینی مہمات میں حصہ لے سکیں گے جو اسلام کے پیغام کی سب دنیا میں اشاعت کیلئے خلیفہ وقت کی قیادت اور نگرانی میں جاری و ساری ہیں۔ خلافت درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم الشان انعام ہے۔ خلیفہ خدا بناتا ہے اور دونوں طرف کی محبت بھی خدا تعالیٰ ہی دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اگر کوئی غیر مشاہدہ کرنا چاہے تو اس کے لئے یہی ثبوت کافی ہے کہ ہر جمعہ کے دن اِدھر لندن میں میرا خطبہ ہو رہا ہوتا ہے اور اُدھر سب دنیا کے احمدی پورے اہتمام کے ساتھ ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست اسے سنتے ہیں۔ پھر گھروں میں مساجد میں خطبہ کی باتیں ہوتی ہیں اور یوں اپنی دینی اور روحانی ترقی کے سامان کئے جاتے ہیں۔ یہی وہ وحدت ہے جو اسلام اپنے متبعین میں پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ مقصد خلافت احمدیہ کی صورت میں بخوبی پورا ہو رہا ہے۔ پس خلافت بلاشبہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے اس کا شکرانہ یہی ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں پر سَمِعنَا وَ اَطَعنَا کے جذبہ کے ساتھ عمل کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ وقت کی دعائیں ان لوگوں کے حق میں زیادہ قبول ہوتی ہیں جو اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہیں۔ پس آپ کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ خلیفہ وقت کی باتیں سنکر فوری طور پر ان پر عمل کرنا شروع کردیں۔ وہ آپ کو نمازوں میں سستی دور کرنے کی طرف توجہ دلائیں تو مساجد بھر جانی چاہئیں اور یوں نمازوں پر قائم ہوں کہ پھر یہ سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو۔ خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی مالی تحریک ہو تو حسب استطاعت اس میں حصہ لیں۔ تبلیغ کے کاموں میں حکمت سے حصہ لیں اور کوئی مشکل ہو تو اپنے مربی، معلم یا اپنے اردگرد جماعت کے کسی صاحبِ علم سے اسکا پوچھ لیں اور اپنا ذاتی علم بھی بڑھائیں اسی طرح اپنے گھروں کے ماحول کو بھی مثالی بنائیں۔ لوگوں سے معاملات میں بہترین نمونہ دکھائیں۔ اپنے اردگرد کے ماحول میں عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور اپنے وجود میں اسلام اور احمدیت کی شاندار تصویر لوگوں کو پیش کریں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کیلئے احمدیت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جنکی خلفائے احمدیت وقتاً فوقتاً آپ کو یاد دہانی کرواتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اس نعمت سے محروم ہیں انہیں اس سے آگاہ کریں اور خود کو اور اہل خانہ کو خلافت کے بابرکت نظام کے ساتھ یوں چمٹا لیں کہ پھر کوئی تحریک کوئی وسوسہ کوئی دنیوی لالچ اور کوئی دنیا داروں کی دھمکی آپ کے خلیفہ وقت کے ساتھ تعلق پر اثر انداز نہ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 1

حوالہ سے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی بھی قسم جائز نہیں۔ بعض لوگ اپنے پیاروں کی قسم کھا لیتے ہیں۔ یہ باتیں توحید سے دور کرنے والی ہیں۔

ایک دفعہ ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اپنی غیرت کیلئے کوئی بہادری کیلئے کوئی مال غنیمت کیلئے لڑتا ہے۔ ان میں سے جہاد کرنے والا کون ہوگا؟ فرمایا کہ وہ جو اس وجہ سے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو اور توحید کا قیام ہو حقیقت میں وہی جہاد کرنے والا ہوگا۔

ایک مرتبہ مکہ کے سرداروں نے بات چیت کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا۔ کہنے لگے اگر آپ کا مقصد مال جمع کرنا ہے تو ہم مال دیتے ہیں اور قوم میں امیر ترین شخص بنا دیتے ہیں اور سردار بننے کی خواہش ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار تسلیم کرلیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو۔ میں یہ چیزیں نہیں چاہتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے پس میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے اگر قبول کرو تو تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ اگر نہیں تو صبر کرو جب تک خدا فیصلہ نہ فرما دے پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح دنیا میں توحید کا قیام ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: توحید کے قیام کی معراج اس وقت ہوتی ہے جب عبادت کے اعلیٰ نمونے قائم ہوں۔ ہمارے آقا نے اس کے بھی اعلیٰ نمونے قائم کیے جس کی اللہ تعالیٰ نے یوں گواہی دی اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ اللہ کہتا ہے کہ تو نے توحید کے قیام سے مخلصین کی ایسی جماعت بنالی جنکی راتیں عبادتوں میں گزرتی ہیں۔ جہاں ہمیں توحید کیلئے تڑپ نظر آتی ہے وہاں یہ بھی نظر آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ماننے والوں میں ایسے سجدے کرنے والے پیدا کرنا چاہتے تھے جو صرف اللہ کے آگے جھکنے والے ہوں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک خواہش ہوتی ہے اور میری خواہش عبادت کرنا ہے۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت کرتے دیکھا آپ کے سینے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو ویسے آواز آتی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قیام اللیل مت چھوڑنا اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے۔ جب بیمار ہوجاتے تو بیٹھ کر پڑھا کرتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ باوجود بیماری و کمزوری کے آج رات بھی لمبی سورتیں ہی پڑھی ہیں۔

آپؐ کے صحابہ نے یہ تڑپ دیکھی اور آپؐ کے اسوہ کو اپنایا تو جو پہلے مشرک تھے ایسے عبادت گزار بنے کہ بعد میں آنے والوں کیلئے نمونہ بن گئے اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ صحابہ کی کیا حالت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اُن میں انقلاب پیدا کیے؟ وَيَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ سے يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا کردیا جس کی نظیر دنیا کی کسی قوم کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اس سچائی کا اعتراف زمانہ کو کرنا پڑا۔

اس زمانہ میں اس انقلاب کو پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ نے بھیجا۔ ہمارا بھی کام ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں اور غور کریں۔ انبیاء دنیا میں سچائی پھیلانے کیلئے آتے ہیں اور اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ مقام ہے کہ دشمن بھی آپ کی سچائی کے معترف تھے۔ ایک بار جب دشمنوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ آپؐ کو جادوگر مشہور کیا جائے اور جھوٹا مشہور کردیا جائے تو نذر بن حارث نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں جوان ہوئے اور سب سے زیادہ امانت دار اور سچے تھے۔ اب جب وہ پیغام لے کر آئے ہیں اس پر تم کہتے ہو جھوٹے ہیں۔ نہ وہ جھوٹے ہیں نہ جادوگر، نہ کاہن ہیں نہ شاعر نہ مجنون ہیں۔

ایک مرتبہ ابوجہل نے کہا کہ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا بلکہ تمہاری تعلیم کو کہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اتنا عرصہ تم میں رہا تم کبھی مجھے جھوٹا نہیں کہہ سکے کیا میں آج تعلیم کے حوالہ سے جھوٹ بولوں گا جب ساری زندگی سچ بولا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انبیا نے راست بازی سے اپنے آپ کو منوایا۔ آیت کریمہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ کی گواہی قرآن میں موجود ہے۔ پس اس نبی کے ماننے والوں کو اپنے جائزے بھی لینے کی ضرورت ہے کہ انکے معیار کیا ہونے چاہئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اور وصف کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے جیسے کامیابی دی اتنی ہی فروتنی بڑھتی گئی۔ ایک شخص آیا جو کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا اس کو آپؐ نے کہا کہ مجھ سے ڈرتے کیوں ہو میں تو ایک بڑھیا کا فرزند ہوں۔

ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی بھی اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہ نے پوچھا کیا آپ بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں مَیں بھی سوائے اس کے کہ مجھے اللہ اپنی رحمت میں لے لے۔ جسکے بارے میں اللہ کہتا ہے کہ اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے وہ خشیت میں کس قدر بڑھا ہوا ہے۔ فرمایا کبھی اپنے خدا سے بے وفائی نہ کرو اس سے تعلق نہ چھوڑو۔

دنیا میں کامیابی پر لوگ فرعون بنتے ہیں لیکن انسان کامل کا اسوہ کیا ہے؟ وہ شہر جس نے ظلم کرکے نکالا اور اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہا۔ اللہ کی تقدیر سے جب مکہ فتح ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں داخل ہوئے تو کس حال میں؟ تاریخ کہتی ہے کہ جب فاتحانہ شان سے مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے آپ کی خوشی کا دن تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے ان فضلوں کے اظہار پر عاجزی کے انتہائی معیار پر تھے خدا نے جتنا بلند کیا آپ اُتنا ہی انکسار سے جھکتے جاتے تھے یہاں تک کہ سر جھکتے جھکتے اونٹ کے کجاوے پر لگ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دیکھو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ کو فتح کیا تو آپ نے اس طرح سر جھکایا جس طرح مصائب کے دنوں میں جھکاتے اور سجدہ کرتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حسنہ کئی مجالس میں بھی بیان نہیں ہوسکتے۔ ایک خوبصورت پہلو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے جود و سخا کا ہے، وہ بیان کرتا ہوں۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ جود و سخا کرنے والا دیکھا ہی نہیں۔ ایک روایت ہے

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31؍دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی
جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟
اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو

ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے ان اعلیٰ معیاروں کا تذکرہ جن پر ہمیں اپنے آپ کو پرکھنا چاہئے اور جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم ان پر پورا اتر رہے ہیں یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت اور اس انتباہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جو عہد بیعت ہم نے کیا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں۔ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرنے والی ہوں۔ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنی زندگی کا اچھا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے والے اور ظاہر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں انعامات سے نوازے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے جو کامیابیاں مقدر ہیں وہ ہمیں دکھائے۔ نیا چڑھنے والا سال برکتوں کو لے کر آئے اور دشمن کے منصوبے ناکام و نامراد ہوں جن کی منصوبہ بندی میں یہ جماعت کی مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے احمدی جو اس سال قادیان کے جلسے پر نہیں جا سکے اور اس سے ان کو بڑا افسوس بھی ہے اللہ تعالیٰ ان کی تشنگی کو ختم کرنے کے بھی سامان پیدا فرمائے۔ الجزائر کے احمدیوں کی مشکلات بھی دور فرمائے

دشمن جب زیادتیوں اور ظالمانہ حرکتوں میں بڑھ رہا ہے تو ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے دعاؤں پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30؍دسمبر 2016ء بمطابق 30؍فتح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

دو دن بعد انشاء اللہ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ ہم مسلمان تو قمری سال سے بھی سال شروع کرتے ہیں اور شمسی سال سے بھی۔ یہ قمری سال صرف مسلمانوں میں ہی نہیں ہے بلکہ بہت سی قوموں میں پرانے زمانے میں قمری سال سے ہی سال شروع کیا جاتا تھا۔ چینیوں میں بھی یہ رواج ہے، ہندوؤں میں بھی ہے اَور قوموں میں بھی ہے۔ بہت سے مذہبوں میں پایا جاتا ہے۔ اور اسلام سے پہلے عرب میں بھی دنوں کے حساب کے لئے قمری کیلنڈر ہی رائج تھا۔ بہرحال دنیا میں عام طور پر یہ گریگورئین کیلنڈر رائج ہے اور سب اس کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر قوم اور ہر ملک نے اس کیلنڈر کو اپنے دن اور مہینوں کے حساب کے لئے اپنا لیا ہے تو اسی وجہ سے دنیا میں ہر سال ہر جگہ اس کے حساب سے یکم جنوری سے سال شروع ہوتا ہے اور 31؍دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ بہرحال سال آتے ہیں، بارہ مہینے گزرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں چاہے قمری مہینے کے سال ہوں یا یہ جو رائج کیلنڈر ہے گریگورئین کیلنڈر اس کے سال ہوں۔ لیکن دنیا والے چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غُل غپاڑے اور ہاؤ ہُو اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔

نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31؍دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شور شرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔ دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس

نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800 تا 801، حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036، عالم الکتب بیروت 1998ء)

کیا ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے صدقات، ہماری مالی قربانیاں، ہمارے خدمت خلق کے کام، ہمارا جماعت کے کاموں کے لئے وقت دینا، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے غیر اللہ کو خوش کرنے یا دنیا دکھاوے کے لئے تو نہیں تھا۔ ہمارے دل کی چُھپی ہوئی خواہشات اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑی تو نہیں ہو گئی تھیں۔ اس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

”توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 349)

پس اس معیار کو سامنے رکھ کر جائزے کی ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد یہ سوال ہے کہ کیا ہمارا سال جھوٹ سے مکمل طور پر پاک ہو کر اور کامل سچائی پر قائم رہتے ہوئے گزرا ہے؟ یعنی ایسا موقع آنے پر جب سچائی کے اظہار سے اپنا نقصان ہو رہا ہو لیکن پھر بھی سچائی کو نہ چھوڑا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا معیار یہ مقرر فرمایا ہے کہ: ”جب تک انسان اُن نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا“۔ فرمایا ”سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 360)

پھر یہ سوال ہے۔ کیا ہم نے اپنے آپ کو ایسی تقریبوں سے دُور رکھا ہے جن سے گندے خیالات دل میں پیدا ہو سکتے ہوں۔ یعنی آجکل اس زمانے میں ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے۔ یا اس قسم کی چیزیں اور ان پر ایسے پروگرام جو خیالات کے گندہ ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں کیا ان سے ہم نے اپنے آپ کو بچایا؟۔ اگر ہم ان ذریعوں سے گندی فلمیں اور پروگرام دیکھ رہے ہیں تو ہم عہد بیعت سے دُور ہٹ گئے ہیں اور ہماری حالت قابل فکر ہے کیونکہ یہ باتیں ایک قسم کے زنا کی طرف لے جاتی ہیں۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے بدنظری سے اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں؟ کیونکہ بدنظری کا جہاں تک سوال ہے۔ اس میں یہ جو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور غضِّ بصر سے کام لو، یہ عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے ہے کیونکہ کھلی نظر سے دیکھنے سے (بدنظری کے) امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے فسق و فجور کی ہر بات سے اس سال میں بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 153، مسند عبد اللہ بن مسعود، حدیث نمبر 4178، عالم الکتب بیروت 1998ء)

سختی سے، لڑائی سے، جب لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اس وقت آدمی سخت الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور برے الفاظ بھی کہہ دیتا ہے اور ایک مومن دوسرے مومن سے جب یہ کر رہا ہو تو یہ فسق ہے بلکہ کسی سے بھی جب کر رہا ہو تو یہ فسق ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تاجر فاجر ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا یہ تو حلال ہے۔ تجارت کرنا تو حلال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر جب یہ لوگ سودابازی کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں اٹھا اٹھا کر قیمتیں بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے شکر اور صبر نہ کرنے والوں کو بھی فاسق فرمایا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 386-385 حدیث عبد الرحمن بن شبل حدیث نمبر 15753-15752 عالم الکتب بیروت 1998) پس یہ ہے گہرائی فسق سے بچنے کی۔

پھر سوال یہ ہے جو ہم نے اپنے آپ سے کرنا ہے کہ کیا ہم نے اپنے آپ کو ہر ظلم سے بچا کر رکھا ہے۔ یعنی ظلم کرنے سے بچا کے رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی ایک ہاتھ زمین بھی دبا لینا۔ تھوڑی سی زمین بھی کسی کی دبا لینا یا کسی کا ایک کنکر جو چھوٹا سا پتھر جو ہے، کنکری، مٹی کا ٹکڑہ، وہ بھی غلط طریق سے لینا ظلم ہے۔

(صحیح البخاری کتاب فی المظالم والغصب باب اثم من ظلم شیئا من الارض، حدیث 2452)

پس یہ معیار ہے جس پہ ہم نے اپنے آپ کو پرکھنا ہے۔

پھر سوال یہ کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کی خیانت سے اپنے آپ کو پاک رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے بھی خیانت نہیں کرنی جو تم سے خیانت کرتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ، حدیث 3534) یہ ہے معیار۔

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم نے ہر قسم کے فساد سے بچنے کی کوشش کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریر ترین لوگ فسادی ہیں اور یہ فسادی ہیں جو چغل خوری سے فساد پیدا کرتے ہیں۔ یہاں کی بات وہاں لگائی، اِدھر سے اُدھر بات پھیلائی وہ لوگ فسادی ہیں۔ جو لوگ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کرتے ہیں وہ فسادی ہیں۔ جو فرمانبردار ہیں، اطاعت کرنے والے ہیں، نظام کی ہر بات کو ماننے والے ہیں یا دین کی ہر بات کو ماننے والے ہیں انہیں کسی غلط کام میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ فسادی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 914، حدیث اسماء بنت یزید حدیث نمبر 28153 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس فساد کے ہونے کا اور فساد سے بچنے کا یہ معیار ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کے باغیانہ رویّے سے پرہیز کرنے والے ہم ہیں؟

پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نفسانی جوشوں سے مغلوب تو نہیں ہو جاتے؟ آجکل کے زمانے میں جبکہ ہر طرف بے حیائی پھیلی ہوئی ہے ان نفسانی جوشوں سے بچنا بھی ایک جہاد ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم پانچ وقت نمازوں کا التزام کرتے رہے ہیں۔ سال میں باقاعدگی سے پڑھتے رہے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ تلقین فرمائی ہے، نصیحت فرمائی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ حدیث ـ82)

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا نماز تہجد پڑھنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں ارشاد ہے کہ نماز تہجد کا التزام کرو۔ اس میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرو؟ یہ صالحین کا طریق ہے۔ فرمایا کہ یہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ فرمایا کہ اس کی عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ، حدیث 3549)

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی باقاعدہ کوشش کرتے رہے ہیں یا کرتے ہیں کہ یہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے خاص حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر درود کے بغیر دعائیں ہیں تو یہ زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہر جاتی ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الصلاۃ ابواب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

اگر تم نے درود نہیں پڑھا اور تم دعائیں کر رہے ہو تو زمین سے دعائیں اٹھیں گی آسمان تک نہیں پہنچیں گی درمیان میں ٹھہر جائیں گی کیونکہ ان میں وہ طریق شامل نہیں جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ آسمان تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دعاؤں کے ساتھ درود بھی ہو۔

پھر سوال ہم نے یہ کرنا ہے کہ کیا ہم باقاعدگی سے استغفار کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی باقاعدگی سے کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور ہر مشکل سے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جسکا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

(سنن ابی داؤد ابواب الوتر باب فی الاستغفار، حدیث 1518)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کی طرف ہماری توجہ رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جانے والا کام ناقص رہتا ہے، بے برکت ہوتا ہے، بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1894)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنوں اور غیروں سب کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرتے رہے ہیں؟ کیا ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچی رہی ہیں؟ کیا ہم عفو اور درگذر سے کام لیتے رہے ہیں؟ کیا عاجزی اور انکساری ہمارا امتیاز رہا ہے۔ کیا خوشی غمی تنگی اور آسائش ہر حالت میں ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ وفا کا تعلق رکھتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کبھی کوئی شکوہ تو نہیں پیدا ہوا کہ میری دعائیں کیوں قبول نہیں کی گئیں یا مجھے اس تکلیف میں کیوں مبتلا کیا گیا۔ اگر یہ شکوہ ہے تو کوئی انسان مومن نہیں رہ سکتا۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر قسم کی رسوم اور ہوا و ہوس کی باتوں سے ہم نے پوری طرح بچنے کی کوشش کی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رسوم اور بدعات تمہیں گمراہی کی طرف لے جاتی ہیں ان سے بچو۔

(سنن الترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع حدیث 2676)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کو ہم مکمل طور پر اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟

پھر یہ سوال ہے کہ کیا تکبر اور نخوت کو ہم نے مکمل طور پر چھوڑا ہے یا اس کے چھوڑنے کے لئے کوشش کی ہے کہ شرک کے بعد سب سے بڑی بلا تکبر اور نخوت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متکبر جنت میں داخل نہیں ہوگا اور تکبر یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے۔ لوگوں کو ذلیل سمجھے۔ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ حدیث 91)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے خوش خُلقی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کیا ہم نے حلیمی اور مسکینی کو

کلامُ الامام

”کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

اپنانے کی کوشش کی ہے؟ مسکینوں کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کتنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ۔ مجھے مسکینی کی حالت میں موت دے اور مجھے مسکینوں کے گروہ میں ہی اٹھانا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب مجالسۃ الفقراء حدیث 4126)

پھر سوال یہ ہے کہ کیا ہر دن ہمارے اندر دین میں بڑھنے اور اس کی عزت و عظمت قائم کرنے والا بنتا رہا ہے؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد جو ہم اکثر دہراتے ہیں صرف کھوکھلا عہد تو نہیں رہا۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسلام کی محبت میں ہم نے اس حد تک بڑھنے کی کوشش کی ہے کہ اپنے مال پر اس کو فوقیت دی۔ اپنی عزت پر اس کو فوقیت دی۔ اور اپنی اولاد سے زیادہ اسے عزیز اور پیارا سمجھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھے دین اسلام دے کر بھیجا ہے اور اسلام یہ ہے کہ تم اپنی پوری ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو۔ دوسرے معبودوں سے دستکش ہو جاؤ۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔ (کنز العمال جلد 1 صفحہ 152 کتاب الایمان والاسلام من قسم الافعال، فی فصل الثانی، فی حقیقۃ الاسلام حدیث نمبر 1378 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004)

پھر ہم نے یہ سوال کرنا ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں یا کرتے رہے ہیں؟

پھر یہ سوال ہے کہ اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہے۔ (المعجم الاوسط جزء 4 صفحہ 153 من اسمہ محمد حدیث نمبر 5541 دار الفکر عمان 1999ء)۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

پھر یہ سوال ہے کہ کیا یہ دعا کرتے رہے اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کرتے رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کے معیار ہمیشہ ہم میں قائم رہیں۔ ہم ہمیشہ آپ کی اطاعت کرتے رہیں۔ اعلیٰ معیاروں کے ساتھ اور اس میں بڑھتے بھی رہیں۔

پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق اخوّت اور اطاعت اس حد تک بڑھایا ہے کہ باقی تمام دنیوی رشتے اس کے سامنے ہیچ ہو جائیں، معمولی سمجھے جانے لگیں۔

پھر یہ سوال ہے کہ کیا ہم خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کے تعلق میں قائم رہنے اور بڑھنے کی دعا سال کے دوران کرتے رہے؟ کیا اپنے بچوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے اور وفا کا تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے اور اس کے لئے دعا کرتے رہے کہ ان میں یہ توجہ پیدا ہو؟

پھر سوال یہ ہے کہ کیا خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے باقاعدگی سے دعا کرتے رہے۔؟

اگر تو اکثر سوالوں کے مثبت جواب کے ساتھ یہ سال گزرا ہے تو کچھ کمزوریاں رہنے کے باوجود ہم نے بہت کچھ پایا۔ جتنے سوال مَیں نے اٹھائے ہیں اگر زیادہ جواب نفی میں ہے تو پھر قابل فکر حالت ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے اور اس کا مداوا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان راتوں میں یہ دعا کریں۔ آج کی رات بھی ہے اور کل آخری رات ہے۔ اور مصمّم ارادہ کریں اور ایک عہد کریں اور خاص طور پر نئے سال کے آغاز میں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو معاف فرمائے اور نئے سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ پانے کی توفیق دے۔ ہم کھونے والے نہ ہوں اور ہم ان مومنین میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے اپنی جماعت کو نصائح فرمائیں اور ایک اشتہار کی صورت میں اسے شائع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ: ”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بُود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجّہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔“ (ہر قسم کے گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کے رکھیں)۔ فرمایا کہ ”اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔“

فرماتے ہیں ”......تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو“۔ (صرف مومن مومن کی ہمدردی نہ کرے بلکہ تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔) ”اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور اِتلافِ حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو اُن کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے...... یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افتراء کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دُور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔“ (یعنی ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بولتا ہے اس کی صحبت میں بیٹھنے سے، اس سے دوستی رکھنے سے، اس سے تعلق رکھنے سے بچو کیونکہ یہ بہت خطرناک چیز ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تبلیغ نہیں کرنی۔ مطلب یہ ہے کہ غیروں کو تو کرنی ہے لیکن وہ لوگ جو منافق طبع ہوتے ہیں یا غلط قسم کی باتیں کرنے والے ہیں اور اس بات پر مُصر ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سوائے گالیوں کے علاوہ اور بات ہی نہیں کرنی یا جماعت کے خلاف بولنا ہے، ان سے بچو۔ جو سعید فطرت ہیں وہ بات سنتے بھی ہیں۔)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔“ (اگر زیادہ قریب رہیں گے تو تمہیں بھی ٹھوکر لگے گی) فرمایا ”یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو۔“ (ہر جگہ مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ معاف کرنے کی عادت ڈالو۔) ”اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔“ (بحث کرنی ہے، مذہبی گفتگو کرنی ہے تو کرو لیکن مہذبانہ طریق پر) ”اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا“

فرماتے ہیں کہ ”چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بَری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں۔ اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردیٔ خلائق کے اَور کچھ نہ ہو“۔ فرماتے ہیں: ”میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے“۔ فرماتے ہیں کہ ”مَیں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اَور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے“ (جان بوجھ کر ضائع کرتا ہے) ”یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھا ہے“ (مخالفین کی ایسی مجلسوں میں بیٹھتا ہے جہاں ٹھٹھا اور بیہودگی ہو رہی ہے یا ویسے ایسی مجالس ہیں جو گندی مجالس ہیں) ”یا کسی اَور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا“۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے طیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بُوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفّر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 49-46۔ اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کیلئے ایک ضروری اشتہار)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت اور اس انتباہ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جو عہدِ بیعت ہم نے کیا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں۔ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرنے والی ہوں۔ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالتے ہوئے اپنی زندگی کا اچھا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کرنے والے اور ظاہر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں انعامات سے نوازے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے جو کامیابیاں مقدر ہیں وہ ہمیں دکھائے۔ نیا چڑھنے والا سال برکتوں کو لے کر آئے اور دشمن کے منصوبے ناکام و نامراد ہوں جن کی منصوبہ بندی میں یہ جماعت کی مخالفت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے احمدی جو اس سال قادیان کے جلسے پر نہیں جا سکے اور اس سے ان کو بڑا افسوس بھی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی تشنگی کو ختم کرنے کے بھی سامان پیدا فرمائے۔

الجزائر کے احمدیوں کی مشکلات بھی دور فرمائے۔ ان میں سے بھی بعضوں پر غلط مقدمے ہیں اور جیلوں میں اس وقت اَسیر بنے ہوئے ہیں۔ جیلوں میں ان کو رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

دشمن جب زیادتیوں اور ظالمانہ حرکتوں میں بڑھ رہا ہے تو ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے دعاؤں پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14؍اکتوبر 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30؍ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

خطبہ جمعہ

آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے۔ وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت ہے۔ وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گزشتہ تقریباً 128 سال سے خدمت اسلام اور خدمت انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے۔ اور یہ اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مَصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے

بہت سے لوگوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دینی اغراض کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں اور یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں

دنیا کے مختلف ممالک کے احمدیوں کی مالی قربانی اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبّیک کہنے کی نہایت درخشندہ اور قابل تقلید مثالوں کا روح پرور تذکرہ

وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان

وقف جدید میں گزشتہ سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد نے اسّی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی
اس سال بھی پاکستان کی جماعت دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست رہی

مختلف ممالک کی وقف جدید میں قربانی کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ اور نمایاں قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا تذکرہ

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید
وہ تمام ممالک بھی شاملین کی تعداد کی طرف توجہ دیں جن کے گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں
لوگوں میں کمزوریاں نہیں، کام کرنے والوں میں کمزوری ہے

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعّال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کر سکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پہ شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے
ٹھیک ہے رقم تو بڑھتی ہے لیکن ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے چاہے تھوڑی رقم دے کے شامل ہوں

مکرمہ اسماء طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور
مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب سابق امیر ضلع لاہور وصدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی وفات، مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 رجنوری 2017ء بمطابق 06 رصلح 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں انسان ذاتی تسکین کے لئے بھی، ذاتی مقاصد کے حصول کے لئے بھی مال خرچ کرتا ہے اور کبھی صدقہ و خیرات بھی کر دیتا ہے۔ لیکن آج دنیا میں کوئی ایسا گروہ نہیں ہے، کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کے ممبران اور افراد دنیا کے ہر شہر اور ہر ملک میں ایک مقصد کے لئے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اپنے مال خرچ کرنے کے لئے پیش کر رہے ہوں اور وہ مقصد بھی دین کی اشاعت اور خدمت خلق کا مقصد ہو۔ ہاں صرف ایک جماعت ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہ وہ جماعت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے قائم فرمایا ہے۔ وہ جماعت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت ہے۔ وہ جماعت ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت ہے جس کے سپرد اسلام کے ساری دنیا میں قیام کا کام ہے جو گزشتہ تقریباً 128 سال سے خدمتِ اسلام اور خدمتِ انسانیت کے لئے اپنا مال قربان کر رہی ہے۔ اور یہ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں مال کے صحیح مَصرف اور مال کی قربانی کا ادراک عطا فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”مَیں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے“۔ (یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔) ”کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے“۔ فرمایا ”جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو سلسلے کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔“

پھر فرمایا ”یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”مَیں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔“ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 394-393)

پس آپ کے صحابہ نے اس بات کو سمجھا اور اپنے مال دینی مقاصد کے لئے پیش کئے جس کا ذکر بھی کئی مواقع پر آپ

نے فرمایا کہ کس طرح آپ کے ماننے والے مالی قربانیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ مثلاً منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے جب تحریک ہوئی۔ آپ بہت ساری تحریکات فرماتے تھے۔ اشاعت لٹریچر کے لئے اور بعض دوسرے مقاصد کے لئے، اسی طرح منارۃ المسیح کے لئے بھی جب آپ نے تحریک کی تو منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری نے جو قربانی کی اس کا ذکر کرتے ہوئے بلکہ دو افراد عبدالعزیز صاحب اور شادی خان صاحب کا ذکر فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کے لئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کے لئے درحقیقت جائے رشک ہے۔ ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز نام ہے۔ ضلع گورداسپور میں پٹواری ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے۔ اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ اس لئے زیادہ قابل تعریف ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں بھی ایک سو چندہ دے چکے ہیں‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دو سو روپیہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور یہ وہ متوکّل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید تمام جائیداد پچاس روپے سے زیادہ نہ ہو۔‘‘ فرمایا کہ ’’انہوں نے لکھا ہے کہ کیونکہ ایام قحط ہیں اور دنیوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے ہم دینی تجارت کر لیں اس لئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا۔‘‘
(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 315-314)

اسی طرح اور بہت سے لوگوں کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہیں جنہوں نے اپنی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دینی اغراض کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے افراد کو قربانیوں کی یہ جاگ ایسی لگی ہے کہ ایک کے بعد دوسری نسل قربانیاں کرتی چلی جا رہی ہے بلکہ وہ لوگ جو دور دراز ممالک کے رہنے والے ہیں، بعد میں آ کر شامل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ بھی ان بزرگوں کی قربانیوں کی جب باتیں سنتے ہیں یا پھر یہ سنتے ہیں کہ فلاں مقصد کے لئے قربانی کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سن کر پھر قربانیوں کی روح کو سمجھتے ہیں تو وہ بھی ایسی ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ امراء سے زیادہ اوسط درجے کے لوگ اور غرباء ہیں جو قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حیرت انگیز نمونے دکھاتے ہیں۔ انہیں یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہماری معمولی سی قربانی سے کیا فرق پڑے گا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (البقرۃ:266) اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

پس غریب لوگوں کی یہ قربانی طَلّ یعنی شبنم کی طرح ہے۔ یہ ذراسی نمی جوان کی معمولی قربانی سے دین کے باغ کو ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار پھل لاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہم ایک غریب جماعت ہونے کے دنیا میں ہر جگہ اشاعت اسلام اور خدمت خلق کے کام کو کر رہے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں برکت بھی اللہ تعالیٰ اس قدر ڈالتا ہے کہ دنیا حیران ہوتی ہے کہ اتنے تھوڑے وسائل سے تم اتنا زیادہ کام کس طرح کر لیتے ہو۔ یہ اس لئے ہوتے ہیں کہ یہ قربانیاں کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں جن کی مثال اللہ تعالیٰ نے اس طرح دی ہے کہ فرمایا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی رضا مقصد ہو تو پھل بھی بہت لگتے ہیں، برکت بھی بہت پڑتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ان قربانیوں کی آج بھی مثالیں ہیں بلکہ بیشمار مثالیں ہیں۔ ان میں سے چند پیش کرتا ہوں۔

قادیان سے ہزاروں میل دُور رہنے والی ایک بچی جب احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آتی ہے تو اس کی سوچ کس طرح تبدیل ہو جاتی ہے اور قربانی کا اسے کیا اِدراک حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کا واقعہ اس بچی کی زبانی سن لیں۔ یہ بچی یوگنڈا میں رہنے والی ہے۔ اَن پڑھ نہیں بلکہ یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہے۔ کہتی ہے کہ گزشتہ جولائی میں مجھے یونیورسٹی کے داخلہ سے پہلے کچھ چیزیں خریدنی تھیں لیکن اس کے لئے رقم ناکافی تھی اور میرا چندہ بھی بقایا تھا سو میں نے وہ رقم چندے کے لئے دے دی۔ میرا پختہ ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور میں مطمئن تھی کہ میں نے اپنا چندہ ادا کر دیا۔ ایک مہینے کے بعد جب ابھی یونیورسٹی کھلنے میں تین دن باقی تھے تو میری ایک آنٹی نے میری ماں کو فون کیا کہ میں کب یونیورسٹی جا رہی ہوں اور مجھے اپنے گھر بلایا۔ جب میں شام کو ان کے گھر گئی تو انہوں نے مجھے کچھ رقم پکڑائی جو میری یونیورسٹی کی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ اور یہ رقم چندہ میں دی گئی رقم سے دس گنا زیادہ تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو سنا اور ایسی جگہ سے میری مدد کی جہاں سے مجھے امید بھی نہیں تھی۔

پھر انڈیا کے ایک صاحب ہیں ان کے بارے میں وہاں کے انسپکٹر قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ کیرالہ کی جماعت منجیری سے ایک صاحب تعلق رکھتے ہیں Rexine کا کاروبار ہے۔ کہتے ہیں چندہ وقف جدید کی وصولی کے لئے مَیں ان کی دکان پر گیا تو کہنے لگے ان کا کافی پیسہ پھنسا ہوا ہے اس لئے بہت دقّت پیش آ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود موصوف نے ایک بھاری رقم کا چیک دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت تو اکاؤنٹ میں اتنے پیسے نہیں ہیں مگر دعا کریں کہ خاکسار جلد جلد اس کی ادائیگی کر سکے۔ کہتے ہیں اگلے روز ہی ان کا فون آیا کہ اللہ کے فضل سے چیک دینے کے بعد میرے اکاؤنٹ میں کافی بڑی رقم آ گئی ہے اس لئے آپ اپنا چیک کیش کرا لیں اور کہنے لگے کہ یہ صرف چندے کی برکت سے ہے کہ اتنی جلدی اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کر دیا۔

پھر مشرقی افریقہ کے ایک ملک تنزانیہ میں رہنے والی ایک بیوہ خاتون کی مثال ہے جس کے بارے میں تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ اَرِنگا ٹاؤن کے معلم صاحب ایک بیوہ خاتون امینہ کے پاس چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لئے گئے تو انہوں نے بڑے افسردہ دل سے کہا کہ اس وقت پاس کچھ نہیں مگر جونہی کہیں سے انتظام ہوا تو مَیں لے کر خود حاضر ہو جاؤں گی۔ معلم صاحب ابھی گھر بھی نہیں پہنچے تھے کہ وہ خاتون دس ہزار شلنگ لے کر حاضر ہوئی اور بتایا کہ یہ رقم کہیں سے آئی تھی تو سوچا کہ آپ کو دے آؤں۔ پہلے چندہ ادا کر دوں۔ اپنے خرچ بعد میں پورے کروں گی۔ کہنے لگیں میرا وعدہ پچیس ہزار کا ہے باقی پندرہ ہزار بھی جونہی مجھے ملے میں لے کے آ جاؤں گی۔ چنانچہ دس منٹ کے بعد وہ دوبارہ رقم لے کر آ گئیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں کہ مَیں دس ہزار جو اس کی راہ میں دے کر گئی تھی ابھی گھر بھی نہیں پہنچی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پینتیس ہزار بھجوا دیئے اور جس میں سے پندرہ ہزار بقایا چندہ ادا کرنے کے بعد بھی میرے پاس بیس ہزار بچ جاتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور چندے کی برکت ہے اور اس طرح ان کا ایمان بڑھا۔

پھر سینٹرل افریقہ کا ایک ملک کونگو ہے۔ وہاں کے لوگوں میں کس طرح قربانی کی روح قائم ہوئی اور کس قدر قربانی کی روح ہے، اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ وہاں کے مبلغ رمیض صاحب لکھتے ہیں کہ کالومبائی (Kalombayi) جماعت کے ایک داعی الی اللہ سعیدی صاحب اردگرد کی پانچ جماعتوں کا دورہ کرتے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں۔ آجکل وہاں ملک کے حالات خراب ہیں اور سکیورٹی کے مخدوش حالات کے باوجود انہوں نے اپنے حلقے کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ دورہ کرنے کے لئے باوجود اچھے حالات نہ ہونے کے ثواب کے حصول کے لئے کرایہ بھی اپنی جیب سے ادا کیا۔ اس طرح دورے میں انہوں نے ترپّن ہزار چندہ وقف جدید اکٹھا کیا اور جمع کرایا۔ کہنے لگے کہ میں ایک پرانا احمدی ہوں اور مجھے نوجوانوں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔ اب پرانے احمدی وہاں کتنے پرانے ہوں گے؟ زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس سال؟ ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہے لیکن بڑی محنت سے ایک تو تبلیغ کا کام کر رہے ہیں دوسرے ساتھ ساتھ چندے کی طرف بھی لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ یہ روح ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ان لوگوں میں پیدا ہوئی۔ دُور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، ان علاقوں میں جہاں سڑکوں کی سہولتیں بھی نہیں ہیں بلکہ وہاں سڑکیں بھی نہیں ہیں۔ زیادہ تر پانی کا علاقہ ہے اس لئے کشتیوں پہ سفر کئے جاتے ہیں اور بڑے لمبے فاصلے ہیں۔

پھر مغربی افریقہ کے ایک ملک بینن کے ایک احمدی کا نمونہ دیکھیں جسے احمدی ہوئے ابھی سال بھی نہیں ہوا لیکن قربانی کی روح کا ادراک کس معیار کا ہے بلکہ یہ تو پرانوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔ وہاں کے مبلغ مظفر صاحب لکھتے ہیں کہ کوتونی ریجن کے ایک گاؤں ڈیکامبے (Dekambe) میں امسال جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کے رہائشی عمومی طور پر مچھلیاں پکڑ کر فروخت کرتے ہیں۔ مچھیرے ہیں اور اسی پر ان کا گزر بسر ہے۔ لوکل مشنری نے ان گاؤں والوں کو چندے کی تحریک کی تو ایک احمدی دوست جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں انہوں نے فوراً تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک ہزار فرانک کی رقم قربانی کے لئے پیش کر دی اور کہنے لگے گو کہ میرے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ جس جماعت میں مَیں نے شمولیت اختیار کی ہے اس کی طرف سے کوئی تحریک ہو اور مَیں اس میں شامل ہونے سے رہ جاؤں۔

پھر خلافت سے تعلق اور خطبہ کا اثر لوگوں پر کس طرح پڑتا ہے اور پھر قربانی کی طرف کس طرح توجہ پیدا ہوتی ہے اس کی مثال مغربی افریقہ کے ملک برکینا فاسو کے بعض نوجوانوں کی ہے۔ دیکھیں ابھی احمدی ہوئے ان کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن معیار کیا ہیں؟ امین بلوچ صاحب وہاں مربی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ 30 / دسمبر 2016ء کو جب گزشتہ سال کا آخری خطبہ تھا۔ اور نئے سال کے آغاز کے حوالے سے جو خطبہ مَیں نے دیا تھا اسے سن کر وہاں کے بنفورا ریجن میں بعض نوجوان جو ابھی نئے احمدی ہوئے ہیں اور بعض پرانے بھی خطبہ کے فوراً بعد گھر گئے اور جو کچھ نئے سال کی تقریبات کے لئے جمع کیا ہوا تھا وہ لا کر وقف جدید میں دے دیا اور کہا کہ چونکہ خلیفہ وقت نے ہمیں نئے سال منانے کا طریق بتا دیا ہے اس لئے ہم یہ رقم چندہ میں دیتے ہیں اور رات کو تہجد ادا کر کے نیا سال منائیں گے۔ اس طرح اس دن انہوں نے تقریباً چھہتّر ہزار فرانک سیفا چندہ دیا۔

پھر مغربی افریقہ کے ہی ایک ملک آئیوری کوسٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کی نئی جماعت کے لوگوں کی قربانی دیکھیں۔ وہاں کے ’’بواکے‘‘ ریجن کے معلم مامادو (Mamadou) صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن کے ایک گاؤں نیاووگو (Niavogo) کے لوگ اسی سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ایک سال ہوا ہے ابھی۔ کہتے ہیں میں نے ان نومبائعین کو وقف جدید میں شمولیت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تحریک کی۔ ان نومبائعین کو بتایا کہ خلیفۂ وقت نے یہ کہا ہے کہ تمام احمدی وقف جدید اور تحریک جدید میں شامل ہوں۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ شاید کچھ لوگ تھوڑا سا چندہ ادا کر دیں کیونکہ وہاں غربت بہت زیادہ ہے لیکن صورتحال اس کے بالکل برعکس نکلی۔ اس گاؤں کے تقریباً ہر فرد نے اپنا چندہ وقف جدید ادا کیا بلکہ ایک دوست نے نہ صرف چندہ وقف جدید ادا کیا بلکہ چھ سو کلومیٹر سفر کر کے جلسہ سالانہ میں شرکت بھی کی اور آبی جان آئے۔

پھر قربانی کی ایک مثال اور اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں۔ تنزانیہ سے یوسف عثمان صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی بھائی پاؤں سے معذور ہیں۔ اس معذوری کی وجہ سے کوئی کام وغیرہ نہیں کر سکتے۔ تنزانیہ کے ہر علاقے میں ابھی تک بجلی کی سہولت مہیا نہیں ہے۔ اس لئے بعض لوگ چھوٹے چھوٹے سولر پینل لے کر اپنے گھر پر ایک آدھ بلب جلانے کا انتظام کرتے ہیں۔ ہمارے یہ احمدی بھائی بھی چھوٹا سا سولر پینل لے کر لوگوں کے موبائل چارج کر کے گزارہ کرتے ہیں اور جو بھی تھوڑی بہت آمدن ہو اس کے مطابق باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ ایک دن ہمارے معلم نے انہیں چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تو کہنے لگے کہ مجھے گزشتہ دو دن میں دو ہزار شلنگ آمدن ہوئی ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یہی ادا کر دیتا ہوں۔ معلم صاحب نے انہیں کہا کہ اگر آپ یہ سب رقم چندے کے طور پر ادا کر دیں گے تو گھر میں بچوں کو کیا کھلائیں گے؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے وہ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ معلم صاحب کہتے ہیں کہ ابھی میں نے یہ رسید کاٹی ہی تھی کہ بہت سارے لوگ ان کے پاس موبائل چارج کروانے کے لئے آئے اور انہیں اس سے زیادہ آمدن ہوئی جتنا انہوں نے چندہ ادا کیا تھا۔ اس پر احمدی بھائی نے معلم صاحب سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے چندہ ادا کرنے میں کتنی برکت عطا کی ہے کہ اِس وقت اُس سے بڑھ کر رقم لوٹا دی ہے۔

پھر کس طرح قربانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اور ان کے ایمان میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کی ایک اور مثال یہ ہے کہ تنزانیہ کے ریجن شیانگا کی ایک جماعت کے ایک دوست کے بیٹے کو شدید ملیریا لاحق ہو گیا اور ان کی جیب میں علاج کے لئے صرف پندرہ سو شلنگ تھے۔ سیکرٹری مال ان کے گھر گئے اور چندے کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے فوراً جیب سے وہی رقم نکال کے سیکرٹری مال کو دے دی۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ پہلے تو مجھے خیال آیا کہ بیٹے کی دوائی کے پیسے کہاں سے آئیں گے۔ لیکن پھر میں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں دیا ہے تو اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام کر دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی دیر بعد دوسرے شہر سے ان کے بڑے بیٹے نے فون کیا کہ میں اسّی ہزار شلنگ بھیج رہا ہوں اور یہ پیسے اسی دن ان کو مل گئے۔ بچے کا علاج بھی ہو گیا۔ دوسرے کام بھی ہو گئے اور ان کی ضروریات پوری ہو گئیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کئی گنا بڑھ کے مجھے عطا کر دیا اور اب یہ واقعہ وہ دوسروں کو بھی اور وہاں کے مقامی لوگوں کو جو احمدی ہیں سناتے ہیں اور چندے کی اہمیت ان پہ واضح کرتے ہیں۔

پھر مغربی افریقہ کے ایک ملک مالی کی ایک شخصی قربانی کا واقعہ ہے۔ وہاں کے مبلغ احمد بلال صاحب لکھتے ہیں کہ

سکا سوریجن کے ایک دوست نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی اور احمدیت قبول کرنے کے وقت سخت مالی مشکلات کا شکار تھے۔ مقروض ہونے کے علاوہ کئی قسم کی گھریلو پریشانیاں تھیں اور ان کی ریٹائرمنٹ کا وقت بھی قریب آ رہا تھا۔ قبولیت احمدیت کے بعد انہیں جب چندے کی برکت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے آپ سے عہد کیا کہ وہ چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مشکل حالات کے باوجود اپنی توفیق کے مطابق چندہ ادا کرتے رہے۔ کہتے ہیں کہ چندے کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا تمام قرض اتر گیا۔ گھریلو پریشانیاں ختم ہو گئیں۔ حکومت کی طرف سے میرے عہدے میں ترقی بھی مل گئی۔ میری ریٹائرمنٹ بھی مؤخر کر دی گئی۔ اب موصوف نظام وصیت میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔

سیرالیون سے منیر حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ بواجے بو (Boajibu) کی ایک جماعت کی ایک احمدی خاتون نے چار ہزار لیون کا وعدہ کیا۔ ان کی آمد کا کوئی خاص ذریعہ نہیں تھا چھوٹا سا باغیچہ تھا جس میں انہوں نے کساوا لگایا ہوا تھا۔ یہ وہاں ایک پودا ہے جس کی شکر قندی کی طرح لمبی جڑیں ہوتی ہیں۔ وہ کھایا جاتا ہے تو وہی بیچ کر گزارا کرتی ہیں۔ جب چندے کی ادائیگی کا وقت قریب آیا تو سیکرٹری صاحب وصولی کے لئے گئے تو جو پیسے انہوں نے چندے کی غرض سے جمع کئے ہوئے تھے وہ کسی بچے نے وہاں سے اٹھا لئے اور خرچ کر دیئے اس پر وہ بڑی پریشان ہوئیں۔ اب ایمان کی بھی حالت دیکھیں۔ ان کا ایک بیٹا شراب کی دکان پر کام کرتا تھا۔ مجبوری تھی یا صحیح طرح ایمان نہیں لایا ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں یہ پیسے دے دیتا ہوں۔ آپ کو قرض دے دیتا ہوں۔ اس پر خاتون نے سختی سے انکار کر دیا کہ یہ پیسے حلال نہیں ہیں۔ اس لئے ان پیسوں سے مَیں چندہ نہیں دے سکتی۔ یہ ہے ایمان کی غیرت۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنا بندے کا مقصد ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا۔ کہتے ہیں اسی دوران ایک نامعلوم شخص آیا جسے یہ بالکل نہیں جانتی تھیں۔ اس نے دس ہزار لیون ان کو دیئے۔ انہوں نے چار ہزار لیون چندے کی بجائے دس ہزار لیون چندے میں دے دیئے اور کہا کہ یہ صرف چندے کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھجوائے ہیں اور اگلے سال کے لئے پھر انہوں نے دس ہزار لیون چندہ لکھوا دیا۔

سیرالیون سے ہی عقیل صاحب مبلغ کہتے ہیں کہ بو ریجن کے ایک نومبائع دوست کا ایک لمبے عرصے سے زمین کا تقاضا چل رہا تھا اور مخالف فریق کافی اثر و رسوخ رکھنے والا تھا۔ بظاہر کیس کو جیتنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔ اسی دوران انہوں نے مسجد میں مالی قربانی کی برکات کے بارے میں سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے مالی قربانی کی برکات کے حوالے سے سنا تو سوچا کہ میں بھی چندہ دے دیتا ہوں۔ یہ نومبائع عیسائی سے احمدی ہوئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اس چندے کی برکت سے میری زمین کا معاملہ طے ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے حسب استطاعت چندہ ادا کر دیا۔ اس کے کچھ عرصے بعد ہی کیس کا فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا جو بظاہر ناممکن لگ رہا تھا۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ یہ سب مالی قربانی کی برکت کی وجہ سے ہوا ہے۔

کانگو کنشاسا سے مبلغ شاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون چھوٹے پیمانے پر تجارت کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ سال کے شروع میں ملکی حالات کی وجہ سے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کاروبار میں نفع نہیں ہوگا لیکن میں نے سال کے شروع میں وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اور سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کی گئی تجارت خسارے کا شکار نہیں ہو سکتی۔ بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں تجارت میں منافع ہوا اور موجودہ ملکی حالات کے باوجود تجارت میں کوئی خسارہ نہیں ہوا۔

پھر احمدیوں کی قربانیوں کا دوسروں پر کتنا اثر ہوتا ہے اور یہ بھی تبلیغ کے رستے کھولتا ہے۔ اس بارہ میں بنگلہ دیش کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ تین دوست زیر تبلیغ ہیں لیکن کافی تبلیغ کے باوجود کوئی بیعت کے لئے آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ گزشتہ جمعہ یہ تینوں دوست مسجد آئے۔ جمعہ کے خطبہ کے دوران وقف جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی تو جمعہ کے بعد لوگ چندے کی ادائیگی کرنے کیلئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ ان زیر تبلیغ دوستوں نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگے کہ چندہ لینے کے لئے ہمارے مولویوں کا تو گلا اور زبان دونوں خشک ہو جاتے ہیں اور پھر بھی لوگ چندہ نہیں دیتے۔ یہاں ایک چھوٹا سا اعلان کیا گیا ہے اور لوگ چندہ دینے کے لئے لائنیں بنا کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہی اصل اسلامی روح ہے۔ چنانچہ ان تینوں دوستوں نے اس منظر کو دیکھنے کے بعد اسی وقت بیعت کر لی اور وقف جدید کی مدّ میں چندہ بھی ادا کر دیا۔

پھر بینن کے ریجن کے معلم عبداللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع جماعت ''پاپازا'' (Kpakpaza) میں چندے کی وصولی کے لئے دورہ کیا تو وہاں پر موجود ایک نومبائع حاجی ابوبکر صاحب نے پوچھا کہ یہ چندہ کہاں اور کیسے استعمال کیا جائے گا؟ ان کو مالی نظام کا صحیح طرح پتا نہیں تھا۔ انہیں بتایا گیا کہ جماعت احمدیہ انہی چندوں سے مساجد تعمیر کرتی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم اور دینی کتب کی اشاعت کرتی ہے۔ اسی طرح انہی چندوں سے ہسپتال سکولز اور یتیم خانے تعمیر کئے جاتے ہیں۔ غرض چندہ میں دیا جانے والا ایک ایک پیسہ خالصۃً دینی کاموں اور فلاحی کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ابوبکر صاحب نے جب یہ سنا تو کہنے لگے مولوی مجھ سے زکوٰۃ اور خیرات لینے کے لئے آتے تھے مگر انہوں نے کبھی نہیں بتایا کہ یہ پیسے کہاں خرچ ہوں گے۔ چنانچہ اس کے بعد فوراً انہوں نے چندہ کی ادائیگی کی اور کہا کہ آئندہ سے جماعت کے تمام چندوں میں مَیں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں گا۔

غرض کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرما رہا ہے جو قربانیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ نئے احمدی ہوتے ہیں اور دنوں میں ان کے اندر خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر قربانی کرنے کی ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے بلکہ فکر کا مقام ہے جو اچھے حالات میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کشائش بھی دی ہوئی ہے۔ امیر ملکوں میں رہتے ہیں لیکن ان کی قربانیاں معمولی ہوتی ہیں۔ بہرحال گو یہاں بھی بہت سارے ایسے ہیں جو غیر معمولی قربانیاں دینے والے ہیں لیکن دنیا میں ہر جگہ بہت سارے امراء ایسے ہیں جو اس طرف توجہ کم دیتے ہیں۔ ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کا طریق ہے تو ان چند واقعات کے بعد جو کافی واقعات میں سے چند ایک میں نے لئے تھے، یا چندے کی اہمیت بتانے کے بعد اب میں وقف جدید کے ساٹھویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے گزشتہ سال کے فضلوں کا ذکر بھی کر دوں کہ وصولیاں کیا ہیں؟

وقف جدید کا سال 31؍دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔ انسٹھواں سال 31؍دسمبر 2016ء کو ختم ہوا۔ اللہ کے فضل سے دنیا کی جماعتوں نے، جواب تک رپورٹیں آئی ہیں اس کے مطابق، وقف جدید میں اسّی لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کی۔ گزشتہ سال سے یہ گیارہ لاکھ انتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اور اس سال بھی پاکستان دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست ہی ہے۔

مقامی کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں اضافہ کرنے والے ملکوں میں غانا سرفہرست ہے۔ مغربی افریقہ کا ملک غانا۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر پاکستان۔ پھر کینیڈا۔

افریقن ممالک میں جن ملکوں نے قابل ذکر قربانی کی ہے وہ مالی ہے۔ برکینا فاسو ہے۔ لائبیریا ہے۔ ساؤتھ افریقہ ہے۔ سیرالیون ہے۔ بینن ہے۔

پاکستان کے علاوہ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں پہلی دس جماعتیں۔ نمبر ایک پر یوکے، برطانیہ ہے۔ نمبر دو پہ جرمنی۔ نمبر تین پہ امریکہ۔ چار، کینیڈا۔ پانچ پہ ہندوستان۔ چھ، آسٹریلیا۔ ساتویں نمبر پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا ہے۔ نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کا ایک ملک ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا ہے۔ اور اس کے بعد پھر بیلجیم اور سوئٹزرلینڈ آتے ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر فن لینڈ ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ سنگاپور ہے۔ فرانس ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر ٹرینیڈاڈ۔ پھر بیلجیم۔ پھر کینیڈا۔ برطانیہ نمبر ایک پر آنے کے باوجود فی کس ادائیگی میں پیچھے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں تیرہ لاکھ چالیس ہزار چندہ دہندگان شامل ہوئے جو گزشتہ سال سے ایک لاکھ پانچ ہزار زیادہ ہیں۔ تعداد میں اضافے کے اعتبار سے کینیڈا، انڈیا اور برطانیہ کے علاوہ افریقہ میں گنی کناکری، کیمرون، گیمبیا، سینیگال، بینن، نائیجر، کونگو کنشاسا، برکینا فاسو اور تنزانیہ نے نمایاں کام کیا ہے۔

نائیجیریا نے اس سال پوری طرح توجہ نہیں دی کیونکہ تعداد کے لحاظ سے ان کی کافی بڑی تعداد گری ہے۔ اگر گزشتہ سال کے مطابق نائیجیریا کی اور ایک دو اور ملکوں کی تعداد ہوتی بلکہ صرف نائیجیریا کی ہی زیادہ ہوتی تو یہ تیرہ لاکھ چالیس ہزار کے بجائے چودہ لاکھ شاملین ہو جانے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں بہت زیادہ سُستی دکھائی گئی ہے یا رپورٹ صحیح نہیں بنی یا رپورٹیں لی نہیں گئیں۔ یا صحیح طرح ان تک اپروچ (approach) نہیں کی گئی اور سیکرٹریان ہی ہیں جن کی عموماً سستی ہوتی ہے۔ افراد جماعت کے اخلاص کا جہاں تک تعلق ہے اس میں کوئی کمی نہیں چاہے وہ افریقہ ہے یا کوئی بھی ملک ہے۔ اب ربوہ سے مجھے ایک شخص نے لکھا کہ صدر محلہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ کا وعدہ وقف جدید کا نہیں ہے اور ادائیگی بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مَیں تو بڑی باقاعدگی سے دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس طرح ہو گیا کہ اس سال ہمارا سیکرٹری وقف جدید اتنا سست تھا کہ ہمارے محلّے کے کسی شخص سے وعدہ لیا ہی نہیں گیا اور نہ صحیح طرح وصولی ہوئی ہے۔ اور اس سے پتا لگا کہ سیکرٹریان کی جو سستی ہے اس کی وجہ سے بعض دفعہ لوگ محروم رہ جاتے ہیں اور یہی حال مجھے لگتا ہے نائیجیریا میں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں بھی تعداد میں کمی ہوئی ہے حالانکہ وہاں تعداد کی کمی کا کوئی جواز نہیں، نہ ہی نائیجیریا میں کوئی جواز ہے کیونکہ تعداد تو بڑھنی چاہئے۔ لیکن امریکہ نے جیسا کہ مَیں نے کہا فی کس قربانی کے معیار کو ماشاء اللہ بہت بڑھایا ہے اور نمبر ایک پر ہے۔ اسی طرح وہ تمام ممالک بھی شاملین کی تعداد کی طرف توجہ دیں جن کے گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی ہوئی ہے اور اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیں۔ لوگوں میں کمزوریاں نہیں، کام کرنے والوں میں کمزوری ہے۔

چندہ بالغان میں یہ بھی ایک وقف جدید کا شعبہ ہوتا ہے۔ اس میں پاکستان کی جماعتوں میں پہلے نمبر پر لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر کراچی ہے۔ اور اس کے علاوہ پھر اضلاع میں اسلام آباد۔ پھر گوجرانوالہ۔ پھر گجرات، ملتان، عمر کوٹ، حیدرآباد، پشاور، میرپور خاص، اوکاڑہ، ڈیرہ غازی خان۔

اطفال کا دفتر یعنی بچوں کی جو قربانی ہے اس میں بھی لاہور نمبر ایک پر ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر کراچی ہے۔ اس کے بعد سیالکوٹ، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، حیدرآباد، ڈیرہ غازی خان، کوٹلی، آزاد کشمیر، میرپور خاص، ملتان اور بہاولنگر۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں ووسٹر پارک۔ مسجد فضل۔ نمبر تین پہ برمنگھم ساؤتھ۔ پھر پٹنی۔ پھر ریزنز پارک۔ بریڈفورڈ نارتھ۔ پھر نیو مولڈن۔ پھر گلاسگو۔ پھر برمنگھم ویسٹ اور پھر جلنگھم۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے ریجنز میں لندن بی نمبر ایک پر ہے۔ پھر لندن اے۔ پھر مڈلینڈز۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ پھر ساؤتھ۔

اور وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں۔ ہیمبرگ نمبر ایک پر ہے۔ پھر فرینکفرٹ ہے۔ پھر ویزبادن ہے۔ پھر مورفلڈن والڈورف۔ پھر ڈیٹسن باخ۔ اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں ان کی یہ ہیں روئیڈر مارک۔ نوئس۔ فریڈبرگ۔ نیڈا۔ فلورز ہائیم۔ ہاناؤ۔ کولون۔ کوبلنز۔ لانگن اور مہدی آباد۔

امریکہ کی پہلی دس جماعتیں۔ نمبر ایک پہ سلیکون ویلی۔ پھر سیاٹل۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سلور سپرنگ۔ سینٹرل ورجینیا۔ لاس اینجلس ایسٹ۔ پھر ڈیلس۔ پھر بوسٹن۔ پھر فلاڈلفیا۔ پھر لاؤرل۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں۔ نمبر ایک پر کیلگری۔ پھر پیس ویلیج۔ پھر وان۔ پھر وینکوور۔ پھر مسی ساگا۔

اب دس بڑی جماعتیں وصولی کے لحاظ سے جو ہیں ان میں ڈرہم نمبر ایک پر۔ ملٹن ایسٹ۔ سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ اور ونڈسر۔ پھر لائیڈ منسٹر۔ پھر آٹوا ویسٹ۔ پھر آٹوا ایسٹ۔ پھر بیری۔ پھر ریجائنا۔

دفتر اطفال میں پانچ نمایاں پوزیشنیں ان کی ہیں۔ ڈرہم نمبر ایک پہ۔ پھر بریڈفورڈ نمبر دو۔ پھر سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ پھر لائیڈ منسٹر۔

ریجنز اِن کی ہیں۔ کیلگری نمبر ایک۔ پھر پیس ویلیج۔ پھر برامپٹن۔ پھر وان۔ اور ویسٹن۔

بھارت میں یہ صوبے ہیں۔ نمبر ایک پہ کیرالہ۔ نمبر دو پہ جموں و کشمیر۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر کرناٹکا۔ پھر تلنگانا۔ پھر اڑیسہ۔ پھر ویسٹ بنگال۔ پھر پنجاب۔ پھر اُتّر پردیش۔ پھر دہلی۔ پھر مہاراشٹرا۔

بھارت کی دس جماعتیں ہیں۔ کارلائی نمبر ایک پہ۔ پھر کالیکٹ۔ پھر حیدرآباد۔ پاٹھاپریام۔ پھر قادیان۔ پھر کانور ٹاؤن۔ پھر کولکتہ۔ پھر بنگلور۔ پھر سُولُور۔ اور پھر پنگاڈی۔

آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں کاسل ہِل نمبر ایک پہ۔ پھر برزبن لوگان۔ مارزڈن پارک۔ بیروِک۔ پینرِتھ۔ پھر ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ پلمپٹن۔ کینبرا۔ لانگ وارِن۔ ایڈیلیڈ ویسٹ۔

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانیاں کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور آئندہ سے متعلقہ عہدیداروں کو بھی فعّال کرے کہ وہ اپنے صحیح کام کر سکیں اور جو کمیاں ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔ خاص طور پہ شمولیت میں زیادہ اضافہ ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے رقم تو بڑھتی ہے لیکن ہر ایک کو شامل کرنا بھی ضروری ہے، چاہے تھوڑی رقم

دے کے شامل ہوں۔

اب مَیں نمازوں کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مکرمہ محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کا ہے جو مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 23ر دسمبر 2016ء کو 79 سال کی عمر میں کینیڈا میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جون 1935ء میں بھاگلپور میں یہ پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کے والد کا نام مولوی عبدالباقی صاحب تھا اور والدہ صفیہ خاتون صاحبہ۔ ان کے والد لمبا عرصہ جماعت کی کنری میں فیکٹری تھی وہاں رہے، کام کرتے رہے اور لمبا عرصہ کنری جماعت کے صدر بھی رہے۔

ان کے دادا حضرت علی احمد صاحب جو تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ صحابی تھے۔ ان کی بیعت کا واقعہ مکرمہ امۃ النور صاحبہ بیان کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہم نے سنا ہوا ہے کہ وہ قادیان آئے تو نویں کلاس میں زیر تعلیم تھے۔ قادیان جاتے ہوئے امرتسر ریلوے سٹیشن پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ میری والدہ نے سورج چاند گرہن کا نشان پورا ہونے پر مجھے تحقیق کے لئے قادیان بھجوایا ہے اور آپ کے اس عمل سے مجھے مرزا صاحب کی صداقت واضح ہوئی ہے کہ آپ جیسا اتنا بڑا مولوی کیوں کسی جھوٹے نبی کے دعویدار کے لئے اتنا وقت ضائع کرے گا۔ آپ کا یہ پھرنا اور وقت ضائع کرنا ہی بتاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔

6رجنوری 1964ء کو اسماء صاحبہ کی شادی مرزا خلیل احمد صاحب سے ہوئی۔ مرزا خلیل احمد صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نواسے تھے۔ حضرت صاحبزادی امۃ الحیٔ صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ مکرمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کو جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر، پھر سیکرٹری ضیافت لجنہ مرکزیہ کے طور پر، پھر ممبر عالمگیر تبلیغ منصوبہ کمیٹی کے طور پر، پھر مقامی لجنہ میں بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔

اسماء طاہرہ صاحبہ کے والد 1975ء میں وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد ان کی والدہ ان کے ساتھ رہیں اور اسماء طاہرہ صاحبہ میری ممانی تھیں۔ اس لحاظ سے مجھے بھی ان کے بارہ میں بہرحال پتا ہے کہ سسرال میں اور اپنی نندوں سے اور رشتہ داروں سے اور عزیزوں سے ان کا بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ بیماری کے دنوں میں مل کے آیا ہوں آجکل کینیڈا میں تھیں ان کی بیماری کی ایسی حالت تھی کہ جب میں گیا ہوں اور ملا ہوں تو ہل نہیں سکتی تھیں لیکن اس وقت بھی ان کی عاجزی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے کہا کہ میرے کپڑے نکال کے رکھو۔ تیاری کرو، اور میرا کہا کہ شاید وہ مجھے ملاقات کے لئے بلا لیں۔ بجائے اس کے کہ مجھے پیغام بھیجتیں کہ ملاقات کے لئے آؤ۔ یہ اس امید پہ تھیں کہ میں ان کو وہاں بلاؤں گا۔ بہرحال میں مل کے آیا۔ اس لحاظ سے بڑی خوش ہوئیں۔ ان کی اولاد کوئی نہیں تھی۔ ان کی بہن کی ایک بیٹی تھی جو انہوں نے پالی جو پانچ سال کی عمر میں آ گئی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے بالکل اپنے بچوں کی طرح پالا اور شادی کے وقت بھی میرے پورے شادی کے لوازمات پورے کئے۔ میری تربیت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جب میں پریشان ہوتی مجھے دعا کے لئے کہتیں کہ دعا کرو انشاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ بچوں سے بڑا پیار تھا۔ ان کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ بچوں کو مسجد لے کر جایا کرو کیونکہ مسجد میں ان کو مصروف رکھو گی تو بچے کبھی بگڑیں گے نہیں اور ضائع نہیں ہوں گے۔ جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتی تھیں۔ یہ بچی کہتی ہے کہ مجھے وصیت کرنے کی بھی تلقین کی اور ہمیشہ اس کی تلقین کرتی رہیں کہ جماعت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ ملازموں سے بھی نہایت نرمی کا سلوک تھا۔ گھر میں ان کی ملازمہ تھی اس کے بارے میں اپنی لے پالک بچی کو کہا تھا کہ میرے بعد اس کا خیال رکھنا اور اس کو جو کوارٹر میں نے گھر میں دیا ہوا ہے وہاں سے نکالنا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کا ہے جو 4رجنوری 2017ء کو لاہور میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے دادا حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ان کے نانا حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کے والد چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب ایک لمبے عرصے تک کراچی کی جماعت کے امیر رہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان کے تایا بھی تھے اور سسر بھی تھے۔ 1964ء میں حمید نصر اللہ خان صاحب کی شادی امۃ الحیٔ صاحبہ بنت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ ہوئی اور ان کی اولاد مصطفی نصر اللہ خان اور ابراہیم نصر اللہ خان ہے جو سولہ سال کی عمر میں وفات پا گیا تھا اور عائشہ نصر اللہ ایک بیٹی ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بیٹی سے چوہدری حمید نصر اللہ کی جو شادی ہوئی تھی اس کی پہلے بھی ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب سے شادی ہوئی تھی جس سے ان کے دو بیٹے تھے۔ محمد فضل الحق اور احمد نصر اللہ۔ 5رفروری 1994ء کو احمد نصر اللہ کو لاہور میں شہید بھی کر دیا گیا تھا تو اِس وقت ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ بیوی کے جو پہلے بچے تھے ان کو بھی بڑے پیار سے اور بچوں کی طرح انہوں نے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کو 1975ء میں جماعت احمدیہ لاہور کا امیر مقرر کیا تھا۔ چونتیس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت احمدیہ لاہور کی امارت پر فائز رہے۔ 2009ء سے ان کی طبیعت زیادہ ٹھیک نہیں رہتی تھی۔ پھر میرے کہنے پر کہ اپنے آپ کو دیکھ لیں پھر بتائیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں کام سے معذرت کرتا ہوں۔ معذرت اس لحاظ سے کہ صحت اجازت نہیں دیتی کہ امارت کا کام جو بڑا وسیع کام ہے چلا سکوں تو اس کے بعد پھر نئے امیر شیخ منیر صاحب مقرر ہوئے تھے جن کی 2010ء میں شہادت ہوئی۔ 2008ء تک یا تقریباً 2009ء تک یہ امیر رہے ہیں۔

1974ء کے جو مخالفت کے حالات تھے اس میں بھی یہ گو باقاعدہ امیر تو نہیں تھے لیکن بہت ساری ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کے سپرد کی ہوئی تھی اور بڑی خوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ ہائیکورٹ میں جب 74ء میں جسٹس صمدانی انکوائری کمیشن قائم ہوا ہے تو اس میں بھی آپ کی کافی خدمات تھیں۔ 1984ء کے ابتلاء کے دور میں جو کیس وفاقی شرعی عدالت لاہور میں زیر کارروائی تھا اس میں بھی آپ نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ ان کو یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے ہجرت کے موقع پر آپ ربوہ سے لندن تک حضور کے ہمراہ تھے بلکہ ربوہ سے کراچی تک جہاں تک میرا علم ہے کار ڈرائیو کرنے والے بھی یہی تھے۔ ان کے دورِ امارت میں دارالذکر لاہور کو مزید وسعت حاصل ہوئی اور وہ تو اب تک جاری ہے لیکن بہرحال کافی کام ہوا۔ دوران امارت لاہور میں بہت سی خوبصورت مساجد کا اضافہ ہوا۔ ان کے دور میں جماعت احمدیہ لاہور کو احسن رنگ میں مالی قربانیوں کی توفیق حاصل ہوئی۔

گزشتہ 32 سال سے یہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے صدر کے طور پر بھی خدمات بجالا رہے تھے۔ 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے انگلستان ہجرت کے وقت جیسا کہ میں نے کہا ان کو مصاحبت کی توفیق ملی اور Ian Adamson کی جو کتاب ہے اس میں اس نے ان کا ذکر بھی کیا ہوا ہے۔

لاہور کے سیکرٹری امور عامہ چوہدری منور صاحب لکھتے ہیں کہ حمید نصر اللہ خان صاحب اپنے ساتھ کام کرنے والے کارکنان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اگر ان سے کوئی مشورہ مانگا جاتا تو بڑی محبت اور پیار سے مشورہ دیتے۔ کہتے ہیں میں نو (9) سال قائد ضلع لاہور رہا مگر کبھی کسی بات پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بہت زیادہ تعاون کرتے۔ خدام الاحمدیہ کے پانچ اجتماعات لاہور سے باہر منعقد کروانے کا موقع ملا۔ ان میں انہوں نے ہماری بڑی رہنمائی کی اور ایک ایک چیز کی رہنمائی کرتے تھے۔ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب بڑے اچھے منتظم بھی تھے اور کام کو وقت پر، موقع پر کرنے والے تھے۔ تمام جماعتوں کا دورہ کرتے۔ صدران حلقہ کے ساتھ ان کا ذاتی تعلق تھا۔ عاملہ کے ممبران کو اپنا دوست اور دست و بازو سمجھتے تھے۔

حکیم طارق صاحب کہتے ہیں کہ خلافت کی اطاعت آپ میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جماعتی کارکنان اور خادموں کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت سے پیش آتے۔ بہت زیادہ اعتماد کرتے۔ ان کو بہت زیادہ عزت دیتے۔ اور پہلے میں ناظر اعلیٰ تھا تو میرے ساتھ بھی جتنا عرصہ انہوں نے بحیثیت امیر کام کیا، وہاں بھی مرکز کے ساتھ مکمل تعاون اور کامل اطاعت کے ساتھ کام کیا تھا۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ بھی انہوں نے میرے ساتھ کام کیا اور پھر خلافت کے بعد بھی جب تک یہ لاہور کے امیر رہے انتہائی تعاون سے کام کیا۔ ان میں اطاعت کا جذبہ بڑا تھا۔

کرنل نعیم صدیقی صاحب لاہور کے نائب امیر ضلع ہیں وہ لکھتے ہیں کہ خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کے واقعات بیان کرنے شروع کرتے تھے تو پھر بیان کرتے چلے جاتے تھے۔ ایک واقعہ کرنل نعیم صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ وہ بہاولپور میں کسی کام سے جا رہے تھے تو انہیں رستے میں بلکہ بہاولپور پہنچ گئے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام ملا کہ ربوہ پہنچیں تو اسی وقت وہاں اپنا کام چھوڑ کر فوراً ربوہ آ گئے اور راتوں رات آ کر نماز فجر سے پہلے پہنچ گئے اور کہتے ہیں میں نے باہر ٹہلنا شروع کر دیا اور جب انہوں نے دیکھا کہ اب تہجد کا وقت ہے اور تہجد یا نماز کے درمیان کا وقت ہے تو پھر انہوں نے یہ پیغام بھجوایا کہ میں آ گیا ہوں اور حاضر ہوں۔

غرباء کے وظائف جاری کئے ہوئے تھے نہ صرف اپنے نام سے بلکہ اپنی اہلیہ اور والد صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نام سے بھی وظائف جاری کئے ہوئے تھے۔ جب بھی کسی کی درخواست آتی تو اس کو مارک کر دیتے کہ اس کو میرے کھاتے سے وظیفہ دے دیا جائے یا اہلیہ کے کھاتے سے یا کسی اور کے کھاتے سے۔ اور یہ بھی انہوں نے بڑا صحیح لکھا ہے کہ حمید نصر اللہ خان صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی ایک تاریخ تھے۔ ان میں بہرحال اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیڈرانہ صلاحیت بھی تھی اور اس کا صحیح استعمال بھی وہ کرتے تھے۔

ناصر شمس صاحب جو فضل عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری بھی ہیں لکھتے ہیں (جیسا کہ میں نے بتایا کہ بتیس سال صدر بھی تھے) کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد 1986ء میں ان کا بطور صدر تقرر ہوا اور تا دم آخر تقریباً 32 سال تک ان کو بطور صدر فضل عمر فاؤنڈیشن خدمت کی توفیق ملی۔ بہت ہی ہمدرد، غمگسار، شفیق، نرم خُو اور خوش مزاج انسان تھے۔ تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور ان تعلقات کو ہمیشہ جماعتی مفاد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ایک انتہائی مخلص فدائی خادم سلسلہ، خلفاء کے سلطان نصیر، خلافت کے لئے انتہائی غیرت رکھنے والے باوفا انسان تھے۔ باوجود کمزوری اور علالت طبع کے فاؤنڈیشن کے اجلاسات میں شامل ہوتے رہے۔ بہت صائب الرائے اور معاملہ فہم تھے۔ اپنی خداداد صلاحیت سے معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے اور پھر باہمی مشاورت سے فیصلہ کرتے۔ مرزا ندیم صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے خود سنایا کہ جب انہیں 1975ء میں امیر جماعت مقرر کیا گیا تو بڑی گھبراہٹ میں ربوہ جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ملاقات کا پیغام بھجوایا۔ حضرت خلیفہ ثالث نے ان کو بلایا اور پوچھا کیا وجہ ہے، کس طرح آئے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا اچھا کھانے کا وقت ہو رہا ہے پہلے کھانا کھاؤ۔ اور چوہدری صاحب اُس وقت بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ اس کے بعد پھر کہتے ہیں کہ حضرت خلیفہ ثالث نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ تمہیں خلیفۂ وقت نے امیر بنایا ہے اور خدا کا خلیفہ بہتر جانتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بہت سارے کٹھن سے کٹھن حالات آئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں کبھی نہیں گھبرایا اور خلافت کی دعاؤں کی وجہ سے میرے ہر کام ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی وفا کے ساتھ خلافت اور جماعت سے وابستہ رکھے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب بزبان ہندی، ملیالم، تامل، تیلگو اور بنگلہ میں دستیاب ہے
کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مَصَالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا اور وہاں کے عرب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے کینیڈا میں پہنچنے والے سیرین احباب کی خلیفۂ وقت کی پہلی بار زیارت، ان کے جماعت احمدیہ کینیڈا کے 50ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کا کچھ احوال اور ان کے تاثرات نقل کئے تھے۔ بے مثال محبتوں کا یہ سلسلہ یکطرفہ نہ تھا بلکہ خلیفۂ وقت کی طرف سے انہیں جو پیار مل رہا تھا وہ غیر معمولی اور انمول تھا اور ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ یہ حضور انور کی دعاؤں سے ہی تو موت کے منہ سے نکل کر، بمبارمنٹ سے تباہ ہونے والے گھروں کو چھوڑ کر، گولے بارود کی سرزمین میں ایسے راستوں سے گزر کر آئے تھے جہاں قدم قدم پر موت کے پہرے اور جابجا خطرات خیمہ زن تھے۔ لیکن ان کے لئے حضور انور کی توجہ، دعا اور تضرعات خدا کے حضور قبول ہو کر عافیت کا حصار ثابت ہوئی تھیں اور یہ لوگ اپنے ملک سے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ان میں سے اکثریت کا قیام ترکی میں رہا جہاں انہوں نے تلخ زندگی کے بہت سے رنگ دیکھے اور بار بار پیارے آقا کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے بالآخر خدا تعالیٰ نے پیارے آقا کی دعاؤں کو سنا اور نہ صرف انہیں اس تنگی اور تنگدستی سے رہائی ملی بلکہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں ایسی جگہ لے آیا جہاں یہ حضور انور کی زیارت سے بھی مشرف ہوگئے۔ خلیفہ وقت کی دور سے زیارت اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کے بعد ان کے دلوں میں حضور انور سے ملاقات کی تڑپ عروج پر پہنچ چکی تھی۔

لقاءِ حبیب اور جذبات

کینیڈا میں ملاقات کی درخواست دینے والے احمدیوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ ایسی صورتحال میں بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے خاص شفقت اور محبت ان کے حصہ میں آئی اور حضور انور کے اس دورہ کے دوران ان سب کی فیملی ملاقاتیں ہوگئیں۔ ان میں چند احباب کے خلیفۂ وقت کے ساتھ ملاقات کے بارہ میں تاثرات پیش خدمت ہیں:

☆ **مکرم عبداللہ درویش صاحب** حضور انور سے اپنی ملاقات کے بارہ میں لکھتے ہیں: میں نے ایک ہفتہ قبل خواب میں دیکھا تھا کہ حضور انور میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ چند روز کے بعد مجھے اطلاع دی گئی کہ میری زندگی کا دیرینہ خواب پورا ہونے والا ہے۔ پھر جب مجھے حضور انور کے ساتھ میری ملاقات کی خبر دی گئی تو مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ اگر یہ خبر دینے والا اس وقت مجھ سے میرا بیٹا بھی مانگ لیتا تو میں اسے دینے سے گریز نہ کرتا۔ الحمدللہ کہ پھر وہ وقت بھی آگیا جب ہماری ملاقات ہوئی تو گو وہ قلیل وقت ایک عجیب کیفیت میں بہت جلد گزر گیا لیکن اس کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ اس ملاقات کے بعد میں اس قدر خوش تھا کہ اسی شام بعض کینیڈین دوست ہمارے گھر آئے اور ہمیں اس قدر خوش دیکھ کر اس کا سبب پوچھا۔ ہم نے بتایا کہ ہماری خوشی کا راز یہ ہے کہ آج ہماری خلیفۂ وقت سے ملاقات ہوئی ہے تو ان میں سے ایک عورت جو کہ آنکھوں کے ہسپتال میں کام کرتی ہے کہنے لگی کہ میں آپ کے امام کو جانتی ہوں وہ بڑے اچھے اور نیک انسان ہیں۔

☆ **مکرمہ مریم یوسف صاحبہ کہتی ہیں:** قبل ازیں تو ہم حضور انور کو صرف ٹی وی پر ہی دیکھتے تھے اور حضور انور سے ملاقات ایک خواب تھا جس کی تعبیر یہاں آکر ملی ہے۔ حضور انور سے ملاقات کے وقت میں کچھ نہ بول سکی اور حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھتی رہی جیسے میں کوئی بہت ہی خوبصورت خواب دیکھ رہی ہوں۔ میں بعض امور کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنا چاہتی تھی لیکن میری زبان سے ایک حرف نہ نکل سکا۔ حتی کہ جب حضور انور نے مجھ سے پوچھا کہ تم کینیڈا میں کیا کرتی ہو؟ تب بھی میری زبان لڑکھڑا گئی اور میں کچھ نہ بول سکی۔

پیارے آقا کے تشریف لانے سے اور آپ کو قریب سے دیکھنے سے ہمارے اندر بہت بڑی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ میری خواہش اور عزم ہے کہ جب میری حضور انور سے اگلی ملاقات ہو تو میں ایک مختلف خادمہ کے رنگ میں آپ کے سامنے آؤں یعنی ایک ایسی کارکن کے طور پر جو ہر طرح سے جماعتی خدمت کے کاموں میں شریک ہونے والی ہو۔

☆ **مکرم مہند شریقی صاحب لکھتے ہیں:** میں خاصے فربہ جسم کا مالک ہوں لیکن ملاقات والے دن حضور انور کے آفس میں داخل ہوتے ہی میں نے محسوس کیا کہ اپنے بھاری بھرکم جسم کے باوجود میں آسمان کی فضاؤں میں اڑ رہا ہوں۔ میری زندگی کے دو ہی خواب تھے۔ ایک حضور انور سے ملاقات، اور دوسرا حضور انور سے معانقہ کا شرف حاصل کرنا۔ اور الحمدللہ کہ اس ملاقات میں یہ دونوں خواب ہی پورے ہوگئے۔

میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن زبان سے ایک حرف بھی نہ نکل سکا۔ میں نے تو اپنی آنکھ بھی نہیں جھپکی تا ایک لمحہ کے لئے بھی حضور انور میری نظروں سے اوجھل نہ ہوں۔ حضور انور سے ملاقات نے ہمارے اندر بہت سی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور اب اس ملاقات کے بعد اگلی ملاقات کے خواب آنے شروع گئے ہیں کیونکہ پیارے آقا کے چہرہ مبارک کی زیارت اور آپ کی باتیں سننے سے زیادہ پُرلذّت دنیا میں کوئی مشغلہ نہیں ہے۔

☆ **مکرمہ یاسمین شریف صاحبہ نے ملاقات کے بعد بتایا** کہ ہم ان لوگوں کو نگاہِ رشک سے دیکھتے تھے جنہوں نے حضور انور کو دیکھا اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہوتا تھا۔ اب خدا نے اپنا فضل فرمایا اور ہمیں بھی اس شرف سے نواز دیا ہے۔ یہ سراسر خدا کا احسان ہے اور اس نعمتِ عظیمہ کے بیان کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اس رُوئے مبارک کی زیارت ہمارا دیرینہ خواب تھا جو پورا ہوگیا ہے۔ حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو اس کی برکت کو ہم نے خود محسوس کیا ہے۔ میرا چھوٹا بیٹا گھر آکر کہتا ہے کہ امی مجھے ٹی وی پر حضور لگا دیں۔ اسی طرح میری اڑھائی سالہ بیٹی کو ملاقات میں حضور انور کے دستِ مبارک کو چھونے کا شرف حاصل ہوا۔ ملاقات کے بعد جب ہم عورتوں کے ہال میں آئے تو میری بیٹی کہنے لگی کہ امیر المومنین یہاں نہیں ہیں، مجھے حضور کے پاس لے چلیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے بچے خلافت سے اس طرح وابستہ ہوگئے ہیں۔ اور خلیفہ وقت کی محبت ان کے دل میں بیٹھ گئی ہے۔

دستِ شفقت ـ دستِ شفا

☆ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کا یہ بھی اعجاز ہے کہ اس سے ملنے سے اور خلیفہ وقت کی دعا، نظر اور کلمات طیبات بلکہ دست مبارک کے لمس سے اللہ تعالیٰ عجیب وغریب نتائج پیدا فرماتا ہے۔

مکرم فراس شعلان صاحب نے 2010ء میں بیعت کی تھی اور فروری 2016ء میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آگئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9راکتوبر 2016ء کو پہلی فیملی ملاقات تھی لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے اور اپنے چھ بچوں کو گھر میں ہی چھوڑ آئے۔ حضور انور نے پوچھا کہ بچوں کو کیوں نہیں لے کر آئے تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور میری ایک بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے۔ ہم نے سوچا کہ یہاں آکر وہ شور کرے گی اور سب کو ڈسٹرب کرے گی اس لئے سب بچوں کو گھر ہی چھوڑ آئے ہیں۔ حضور انور کے استفسار کے بعد انہیں غلطی کا احساس ہوا۔ یہ فیملی Scarborough میں رہتی ہے۔ حضور انور نے کمال شفقت سے انہیں فرمایا کہ میں نے پرسوں وہاں آنا ہے آپ بچوں کو وہاں لے آئیں اور خصوصًا اس بیمار بچی کو بھی لے کر آئیں۔ چنانچہ Scarborough میں مسجد بیت العافیت کے افتتاح کے موقع پر یہ فیملی وہاں پر موجود تھی۔ حضور انور نے چند لمحے ان کو عطا فرمائے اور بیمار بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا، چاکلیٹ دیا اور دعا دی۔ ملاقات کے بعد مکرم فراس صاحب کی حالت تو نہایت جذباتی تھی۔ وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفۂ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد خاکسار نے ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا تو اس نے فورًا بتا دیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ ایسے میں بچی کے والد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتا رہی ہے۔

بچی کی والدہ سے بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے؟ اس نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ اس کی آنکھیں بھی اشکوں سے بھری ہوئی تھیں۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کی خدمت میں دورانِ ملاقات ذکر کیا تھا کہ میں نے حضور انور کو رؤیا میں دیکھا تھا اور میں حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کیلئے دعا کی درخواست کر رہی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کا رؤیا بھی پورا ہوگیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔ بعد میں بچی کے والد نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات اور پیارے آقا کی دعا کے بعد ہر روز میری بچی کی حالت بہتر سے بہتر ہوتی جا رہی ہے۔

پیاروں سے پیار کرنے والوں کا ذکر

مکرمہ جنان عنانی صاحبہ آف سیریا نے لقاء مع العرب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد مبارک میں بیعت کی تھی اور ام احمد الاحمد کے نام سے مشہور ہوئی تھیں۔ خلافت سے انکے عشق اور محبت کا کسی حد تک اندازہ اس مثال سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک بار حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت تھی اور خطبہ جمعہ کے بالکل آخر پر حضور انور کو شدید کھانسی آئی اور چونکہ خطبہ ختم ہو چکا تھا جسکے بعد نماز جمعہ شروع ہوگئی اور لائیو نشریات ختم ہوگئیں۔ اس روز شام تک مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کی طرف سے عربک ڈیسک کے ای میل پر تقریبًا دس ای میل آچکے تھے جن میں انہوں نے نہایت درد اور الحاح کے ساتھ یہ لکھا تھا کہ براہ کرم مجھے حضور انور کی صحت کے بارہ میں فورًا بتائیں میں اگلے جمعہ تک انتظار نہیں کر سکتی۔

اس مخلص خاتون نے متعدد بار جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے کے لئے کوشش بھی کی، جس کا اصل مقصد خلیفۂ وقت سے ملاقات تھی، لیکن ویزہ نہ لگ سکا۔ پھر شام کے حالات کی خرابی کے بعد یہ ترکی کی طرف ہجرت کر گئیں اور وہاں سے ان کا کینیڈا منتقل ہونے کا پورا انتظام ہو گیا لیکن اچانک انہیں ہڈیوں کے کینسر کا سامنا کرنا پڑا اور چند ہفتوں کی بیماری کے بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ حضور انور نے کمال شفقت سے اس بہن کا ذکر خیر بھی فرمایا اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی تھی۔

اس بہن نے ترکی میں قیام کے دوران عرب احمدی خواتین اور بچوں کی تربیت پر بہت زور دیا۔ انہیں نظام جماعت سکھایا اور ان کے دلوں میں اطاعت کی روح اور خلافت کی محبت پیدا کی۔ اس لئے ترکی کے راستے کینیڈا پہنچنے والی تمام سیرین احمدی خواتین غیر معمولی طور پر ان کے محاسن کا ذکر کرتی ہیں اور ان کی مخلصانہ کاوشوں کو بنظر احسان دیکھتی ہیں۔ اس فدائی اور مخلص خاتون نے اپنا تمام زیور خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کرنے کی وصیت کی تھی اور کینیڈا میں ملاقاتوں کے دوران ان کی بیٹی نے اپنی والدہ کی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان کا زیور حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ترکی کے راستے آنے والی سیرین بہنوں میں سے ایک بہن مکرمہ امیرہ شریف صاحبہ بھی ہیں انہوں نے حضور انور سے ملاقات کے بعد بڑے جذباتی انداز میں بتایا کہ آج حضور انور سے ملاقات کر کے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری ہوگئی۔ پیارے آقا کے سامنے بیٹھ کر بتائی ہوئی گھڑیاں زندگی کا سرمایہ ہیں۔

پھر انہوں نے مکرمہ جنان عنانی صاحبہ کا ذکر چھیڑ لیا اور بتایا کہ آج جب میں ملاقات کے لئے گھر میں تیار ہو رہی تھی تو مجھے جنان عنانی صاحبہ کی یاد آگئی کیونکہ انہیں حضور انور سے ملاقات کا بے حد اشتیاق تھا لیکن افسوس کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ اس وقت میرے ذہن میں ایک بات آئی اور میں نے فورًا اس پر عمل کیا۔ وہ یہ تھی کہ جنان عنانی صاحبہ اور میرے کپڑوں کا سائز تقریبًا ایک تھا اور ان کے کچھ نئے کپڑے ان کے بچوں کی طرف سے مجھے دیئے گئے تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ آج میں حضور انور سے ملاقات کیلئے جنان عنانی صاحبہ کے کپڑے پہن کر جاؤں گی۔ چنانچہ آج میں انہی کے کپڑے، انہی کا کوٹ اور انہی کا حجاب پہن کر آئی ہوں اور ان کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے، آمین۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9ردسمبر 2016)

......☆......☆......☆......

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

تم اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے، اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر پیش کرنے کے لئے مسجد بناؤ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4 نومبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ کی آیت

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ

کی تلاوت فرمائی۔

سوال جماعت احمدیہ رجائنا میں تعمیر ہونے والی مسجد کے متعلق حضور انور نے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، الحمد للہ جماعت احمدیہ رجائنا کو بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ ماشاء اللہ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ اس وقت جو یہاں جماعت کی تعداد ہے وہ ارد گرد کے قریبی علاقوں سمیت تقریباً 160 لوگ ہیں اور مسجد کی گنجائش جو بتائی گئی ہے اس کے مطابق مسجد کے ہالوں سمیت اس میں چارسو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو کامن ایریا میں بھی مزید سو افراد کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ گویا کہ اس وقت جو جماعت کی تعداد ہے اس کے لحاظ سے یہ مسجد موجودہ ضرورت سے تین گنا بڑی ہے۔

سوال اس مسجد کے اخراجات کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس کے اخراجات بھی مقامی جماعت نے ہی ادا کیے ہیں جو کُل خرچ ہوا ہے اس کا تقریباً تیسرا حصہ دو افراد نے ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے جن میں سے ایک ہمارے ڈاکٹر شمس الحق شہید کی بیوہ ہیں۔ جب مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا مرحلہ آیا اور کنٹریکٹرز سے رابطے کئے گئے تو کم سے کم ٹینڈر بھی یہ کہتے ہیں کہ 2.8 ملین کا تھا جس میں باقی اخراجات ملا کر 3.5 ملین ڈالر تک بات پہنچتی ہے۔ لیکن جو کُل خرچ ہوا ہے مسجد کی تعمیر میں اور اس کو مکمل کرنے میں وہ 1.6 ملین ڈالر کا ہوا ہے۔

سوال اس مسجد کی تعمیر میں جو نصف سے زائد رقم بچائی گئی اس کی حضور انور نے کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، سسکاٹون کے تین بھائیوں نے جو تعمیر کے کام میں ہیں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اسی طرح دیگر رضا کار بھی کام میں شامل ہوئے۔ ان بھائیوں کی مدد ایک چوتھے کنٹریکٹر کی طرف سے بھی ہوئی۔ باقی رضا کار بھی جن میں رجائنا کے مقامی لوگ بھی ہیں، سسکاٹون سے بھی آئے، کیلگری سے بھی آئے، ایڈمنٹن سے بھی آئے اور ٹورانٹو سے بھی آئے جن میں خدام اور انصار بھی شامل ہیں اور سوائے اس کام کے جس کے لئے جماعت میں پیشہ وارانہ مہارت رکھنے والے نہ تھے سب کام ان کنٹریکٹرز اور رضا کاروں نے کئے۔ اسی طرح لجنہ نے بھی علاوہ مالی قربانی کے ان رضا کاروں کے کھانے کا انتظام کر کے اس خدمت کی وجہ سے اس تعمیر میں حصہ لیا اور وہ بھی حصہ دار بن گئیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تقریباً ساڑھے اکتالیس ہزار گھنٹے اس مسجد پر رضا کاروں نے رضا کارانہ کام کیا۔

سوال مسجد تعمیر کرنے والے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بشارت دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے وہ جنت میں اپنے لئے گھر تعمیر کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمای:، اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ تم اسلام کے خوبصورت پیغام کو دنیا میں پھیلانے کیلئے، اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تصویر پیش کرنے کیلئے مسجد بناؤ۔

سوال جماعتی تعلیم و تربیت کیلئے مسجد ایک اہم ذریعہ ہے اس سلسلہ میں حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا کو کیا ہدایت دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسجد ہماری تربیت کیلئے بھی اور تبلیغ کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔ اس لئے میں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ وہ چھوٹی مسجدیں بنائیں لیکن ہر جماعت میں مسجد بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اب ہم نے یہی پروگرام بنایا ہے اور ہماری یہی کوشش ہے کہ چھوٹی مسجدیں بنائی جائیں اور زیادہ سے زیادہ بنائی جائیں۔ لیکن مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ چھوٹی مسجدیں بنانے کا پروگرام ہم نے بنایا ہے، ہمارے وسائل ایسے نہیں کہ ہر جگہ جلد سے جلد مسجد بنا سکیں اس لئے مسجد بنانے میں، تعمیر کرنے میں یہ جو رضا کارانہ کام، والنٹیئرز کا کام شروع کیا ہے یہ ایک اچھی روایت قائم کی ہے اسے اب جاری بھی رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے رقم بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے مساجد کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔‘‘

سوال اس مسجد کی تعمیر میں مال اور وقت کی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح اپنے فضلوں سے نوازا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان تینوں بھائیوں اور چوتھے کنٹریکٹر کو اللہ تعالیٰ نے بعض بڑے ٹھیکے بھی دلوا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ کبھی جلدی عطا فرماتا ہے، کبھی دیر سے بلکہ ان بھائیوں میں سے ایک منصور صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ ایک لڑکے کو خواب آئی کہ مسجد تعمیر کرنے کیلئے ٹھیکیداروں کو تمہاری ضرورت ہے چنانچہ انہوں نے رابطہ کیا اور یہاں کام کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران میں مالی حالات بھی ان کے خراب ہوتے گئے۔ ایک دن بیوی نے کہا کہ گھر کا خرچ چلانے کیلئے کوئی پیسے نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ اسی دن یا اگلے دن غالباً ٹیکس کریڈٹ والوں نے کچھ رقم دے دی کہ تمہاری زائد رقم تھی۔ وہ رقم واپس آئی۔ پھر child benefit کی طرف سے رقم آ گئی اور اس طرح ان کو تیرہ چودہ ہزار ڈالر مل گئے۔ پس نیت کی نیکی شرط ہے اللہ تعالیٰ پھر نوازتا بھی ہے۔

سوال حضور انور نے غانا میں تعمیر ہونے والی تین منزلہ مسجد کے متعلق ایک دوست کے اخلاص کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، مجھے یاد ہے غانا میں ٹمالے میں ہماری ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ کچے بلاکس کی بنی ہوئی مسجد تھی جس پر اندر باہر پلستر کر کے اس کو مضبوط کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جب میں خلافت کے بعد پہلے دورے پر غانا گیا ہوں تو ٹمالے بھی گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑی دو منزلہ مسجد ہے، جو یہ آپ کی مسجد ہے اس سے قریباً تین گنا بڑی ہوگی۔ ساتھ اس کے دفاتر وغیرہ بھی ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا کہ ہمارے ایک احمدی نے اس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ اور یہ بھی مجھے پتا ہے کہ ان کے لئے اتنا آسان نہیں تھا۔ تین چار سال میں انہوں نے اس کی payment کی۔ لیکن بہر حال انہوں نے کہا کہ سب کچھ مَیں کروں گا اور کیا۔ تو یہ مزاج احمدیوں کا ہر جگہ ہے۔

سوال حضور انور نے افریقن احمدیوں کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، افریقن لوگوں کے متعلق ہم عموماً سمجھتے ہیں کہ شاید غربت کی وجہ سے ان میں لالچ ہو لیکن جب ان کے پاس پیسے آتے ہیں تو جو قربانی کے معیار وہ قائم کرتے ہیں وہ بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ ہر جگہ یہ مزاج ہے کہ خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کیا جائے اور اس کے لئے قربانی کی جائے۔

سوال پاکستان میں احباب جماعت کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں اس سلسلے میں حضور انور نے کن کن مشکلات کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، پاکستان میں ہم مساجد تعمیر نہیں کر سکتے۔ بعض دفعہ مجھے لوگ بڑی بے چینی سے لکھتے ہیں کہ دعا کریں ہم مسجد بنا لیں۔ قانون کی وجہ سے مسجد تو بنا نہیں سکتے، کم از کم ایک ہال میسر آ جائے جہاں اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھ سکیں۔ منارہ اور گنبد تو دُور کی بات ہے، مسجد بنانے کے لئے سادہ محراب بھی نہیں بنا سکتے کہ کمرے کی شکل میں آگے محراب نکال دیں۔ بلکہ بعض جگہ تو ایسی سختی ہے کہ قبلہ رخ کوئی عمارت بھی ہم نہیں بنا سکتے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں جو آیت حضور انور نے تلاوت فرمائی اس کی حضور انور نے کیا تشریح بیان کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان جو ایک مومن ہونے کی اور مسلمان ہونے کی بنیادی شرط ہے۔ پھر قیام نماز بھی ضروری ہے۔ اور قیام پھر زکوٰۃ دینا ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پھر اس کے بعد اگلا حکم ہے کہ تم سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کسی سے خوف نہ کھاؤ۔ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہونا بڑا ضروری ہے اور خدا تعالیٰ کا خوف ہی تقویٰ ہے۔

سوال مسجد کی تعمیر پر حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسجد کی تعمیر پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اس رنگ میں کریں کہ حقیقی اسلام اور احمدیت کا پیغام یہاں کے رہنے والے ہر شخص تک پہنچائیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اُخروی جنت کو حاصل کرنے کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنائیں۔ اپنی عبادتوں سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے لوگوں کو کیا نمونہ دکھانے کی تلقین فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔‘‘

سوال دنیا کو ہلاکت سے بچانے کا کام کس کے سپرد ہے اور اس کیلئے کیا شرط ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا پس آج دنیا کو ہلاکت سے بچانا احمدیوں کا کام ہے لیکن اس کے لئے شرط وہی ہے کہ ہمارے قدم آگے بڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی خاطر بھی لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ پس ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو بچائے۔ جو دنیا خدا کو بھول رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو دنیا بالکل بھول چکی ہے۔ ایسے میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے ہیں ہم بھی اگر اپنی قدروں کو بھول کر، خدا تعالیٰ کو بھول کر، اسلامی اخلاق کو بھول کر دنیا کے پیچھے چل پڑے تو دنیا کی اصلاح کون کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیشک اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اور وہ تو پورے ہوں گے اور لوگ مل جائیں گے لیکن یہ نہ ہو کہ ہم اس سے محروم رہ جائیں۔ پس آج بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنا جائزہ ہر احمدی کو لینے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کر سکیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی نمونہ نہ بن جائے۔ ہم میں سے کوئی کسی کو دکھ دینے والا نہ ہو بلکہ اپنوں، غیروں کا حق ادا کرنے والا ہو۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14؍دسمبر 2016 بروز بدھ صبح گیارہ بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ زینب خاتون صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب مرحوم مانچسٹر)

مرحومہ 12؍دسمبر 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ انتہائی نیک، دعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، مخلص اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے، چار بیٹیاں اور کثرت سے پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری انوار الحق صاحب آف مانچسٹر کی ہمشیرہ اور مکرم مولانا حامد کریم صاحب آف ہالینڈ کی خوش دامن تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نواب حامد احمد خان صاحب

(ابن مکرم نواب محمد احمد خانصاحب، امریکہ)

5؍نومبر 2016ء کو چند دن بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت نواب محمد علی خانصاحب ؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ؓ کے پوتے اور حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ غریبوں کے ہمدرد، سب سے محبت کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ابتدائی زندگی میں کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ ملازمت کا آغاز نیشنل بینک آف پاکستان سے کیا۔ ہانگ کانگ اور نیو یارک میں بطور مینیجر کام کرتے رہے۔ ریٹائرمنٹ سے پہلے جاپان کے بینک میں ملازم تھے۔ آپ کو نیچر کی تصاویر بنانے کا بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ عائشہ سلطان غوث بشیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب مرحوم، ربوہ)

آپ 16؍نومبر 2016ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق ماریشس کے ایک پرانے خاندان سے تھا جو سلطان غوث کالو کہلاتا ہے۔ آپ کی پیدائش 24؍جنوری 1937 کو ماریشس کے شہر Pheonix میں ہوئی۔ جس گھر میں آپ کی پیدائش ہوئی یہ وہ گھر تھا جہاں حضرت مولانا صوفی غلام محمد صاحب نے 1915ء میں چند افراد کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی بیعت کی۔ اسی تاریخی گھر میں آپ کا بچپن گزرا اور اسی گھر میں شادی ہوئی۔ 1958ء کو آپ کی شادی مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب واقف زندگی سے ہوئی اور آپ کے ساتھ تنزانیہ، کینیا اور فلسطین رہیں پھر 1969ء کو ربوہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے بہت احترام وعقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے ساری زندگی جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھا۔ جماعتی کاموں میں بھی فعّال تھیں۔ 8 سال محلہ دار البرکات ربوہ کی صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ جماعت کا درد رکھنے والی بہت ملنسار تھیں اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 9 بچے سوگوار چھوڑے ہیں جن میں سب سے بڑے بیٹے مکرم نور الٰہی بشیر صاحب آپ کے خاوند کی پہلی اولاد تھی اور آپ نے ہمیشہ انہیں اپنا بیٹا مانا اور ان کے ساتھ بے لوث محبت کی اور ایک ادب کا رشتہ رکھا۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں نیز ماریشس میں ایک بڑا خاندان اور ایک بھائی اور تین بہنیں سوگوار چھوڑیں۔

(3) مکرم راجہ طاہر احمد صاحب (آف لندن)

6؍اکتوبر 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں خیر دین صاحب سیکھوانی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے اور حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ آپ 1970 میں انگلستان آئے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب MTA کا آغاز ہوا تو آپ کو اس کی ابتدائی ٹیم میں شامل ہوکر خدمت کا موقع ملا۔ نمازوں کے پابند، خدمت کا جذبہ رکھنے والے، بہت خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد امین کپور تھلوی صاحب، گوجرخان ضلع راولپنڈی)

15؍نومبر 2016ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ بڑے صبر، حوصلے، توکل علی اللہ اور تقویٰ کے ساتھ ساری زندگی بسر کی۔ آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ گوجرخان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھیں۔ آپ کا گھر مسجد کے بالکل قریب تھا۔ جب بھی مرکز سے نمائندگان آتے تو بڑے شوق سے انکی خاطر تواضع کیا کرتی تھیں۔ خلافت کی اطاعت کا جذبہ بھی آپ میں بہت نمایاں تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ شمس النہار صاحبہ

(اہلیہ مکرم شیخ جناب علی صاحب آف سندربن، بنگلہ دیش)

26؍ستمبر 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے خاوند کے ساتھ 1963ء میں احمدیت قبول کی۔ بہت نیک، دعا گو، تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ رمضان میں باقاعدگی سے اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ دن کے اکثر حصہ میں تلاوت قرآن کریم کرنا ان کا معمول تھا۔ آپ تقریباً 30 سال تک جماعت احمدیہ سندربن میں صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مختلف دیہاتوں میں پیدل جاکر مستورات کی تربیت کرتیں اور بیباک ہوکر سلسلہ کی تبلیغ کرتی تھیں۔ آپ کی تبلیغ سے بہت ساری عورتوں کو بیعت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں جو جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مرحومہ کے ایک پوتے مکرم مولانا شیخ مستفیض الرحمان مربی سلسلہ ہیں اور ایک پوتے مکرم شیخ زکریا شیمول صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں آخری سال کے طالبعلم ہیں۔

(6) مکرمہ صادقہ منصور صاحبہ

(اہلیہ مکرم منصور محمد شرما صاحب آف کراچی)

گزشتہ دنوں دبئی میں 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب سول سرجن قادیان کی بیٹی تھیں۔ سب کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے انتہائی پیار اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا اور بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم انعام الحق کوثر صاحب (امیر جماعت آسٹریلیا) کی خوش دامن تھیں۔

(7) مکرمہ بشریٰ مبارک صاحبہ (آف ویلنسیا، سپین)

22؍اکتوبر 2016ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے بیماری کا بہت ہمت وحوصلہ سے مقابلہ کیا اور ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہتیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بہت مخلص اور ہر دلعزیز خاتون تھی۔ حضور انور کے خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی سے خود بھی سنتیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی اور مالی قربانی کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(8) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم شمشاد علی صاحب، کراچی)

24؍اکتوبر 2016ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑنواسی اور حضرت میاں جان محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، بہت ملنسار، بچوں سے پیار کرنے والی، صبر وشکر سے کام لینے والی باہمت خاتون تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر قمر احمد علی صاحب (واقف زندگی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(9) مکرم ملک مشتاق احمد صاحب

(چک نمبر 99 شمالی، سرگودھا)

8؍اگست 2016ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غرباء کے ہمدرد بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق تھا۔ اپنے لازمی چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے اور دیگر مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ مقامی سطح پر مجلس انصار اللہ میں بطور منتظم ایثار اور مسجد کمیٹی کے نگران کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(10) مکرم خالد پرویز صاحب

(ابن مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب، بھیریا روڈ، سندھ)

16؍اگست 2016ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صاف گو، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ بڑے نڈر داعی الی اللہ تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خلافت سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ خدام الاحمدیہ میں قائد ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

(11) مکرم عبدالباسط امجد صاحب

(ابن مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، لاہور)

16؍اگست 2016ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے مقامی سطح پر اپنے حلقہ میں سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کی طرف سے جو بھی کام سپرد ہوتا اسے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے۔ چندہ جات اور زکوۃ بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

(12) مکرمہ سورنجیت صاحبہ

(بنت مکرم غلام محمد صاحب، چیڑک ضلع موگا، انڈیا)

گزشتہ دنوں 42 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والدین نے 1995ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحومہ بہت مخلص، باوفا اور سادہ مزاج کی بااخلاق خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
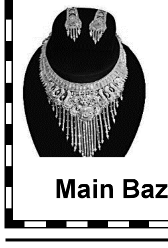

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

- ہر چیز میں نمونہ بنیں تا کہ جماعت کے لوگوں کی تربیت کر سکیں، ہر ایک کی نظر آپ پر ہوتی ہے، عاجزی پیدا ہونی چاہئے
- مربیان کو میں ہمیشہ یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے کسی بھی فریق کا حصہ نہیں بننا، اگر غلط بات دیکھو تو ردّ کرو
- اگر دعا بھی نہیں کر رہے اور خط بھی نہیں لکھ رہے تو خلیفہ سے تعلق نہیں قائم ہو سکتا، مہینہ میں ایک یا دو خط لکھو تا کہ تعلق قائم ہو جائے
- ہمارا کام تو یہی ہے کہ انسانیت کو بچائیں، جب تک انسانیت اس دنیا میں قائم ہے، ہم نے کام کرتے چلے جانا ہے

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس اور حضور انور کی طلباء کو زریں نصائح

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 23؍اکتوبر 2016 کی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں حضور انور کی مصروفیت رہی۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا وزٹ
طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تشریف لائے۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم ہادی علی چودھری صاحب اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تمام اساتذہ کرام اور سٹاف کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کی گیلری سے گزرتے ہوئے نمائش بھی ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں جامعہ کے تمام طلباء کلاس وائز اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک طرف مدرسۃ الحفظ کے طلباء بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ فراس احمد نے کی۔ قرآن کریم کی تلاوت کا ترجمہ پروگرام میں نہیں رکھا گیا تھا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ترجمہ رکھنا چاہئے تھا۔ یہ ضروری ہے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالب علم عزیزم فرخ طاہر صاحب کو بلایا اور خود قرآن کریم سے ان آیات کا ترجمہ نکال کر دیا۔ جس پر اس طالب علم نے یہ ترجمہ پڑھا۔

اس کے بعد عزیزم مصلح الدین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب امارات الساعۃ)

بعد ازاں عزیزم فرخ طاہر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد عزیزم عمر فاروق نے ''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک میں شمالی امریکہ میں نفوذ احمدیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر عزیزم سیّد لبیب جنود نے ''خلافت احمدیہ کے ذریعہ شمالی امریکہ میں احمدیت کا نفوذ'' کے موضوع پر کی۔

بعد ازاں حفظ القرآن کلاس کے طالبعلم عزیزم ریّان میاں نے ''قرآن کریم کو حفظ کرنے کی اہمیت'' پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تمام طلباء کلاس وائز بیٹھے ہوئے ہیں؟ جس پر پرنسپل صاحب نے عرض کیا کہ تمام کلاسز کو کلاس وائز بٹھایا گیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ایک مربی اور مبلّغ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

ایک طالب علم نے بتایا کہ ایک مربی اور مبلغ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہئے اور روزانہ فجر کی نماز سے پہلے کم از کم دو گھنٹے تہجد پڑھنی چاہیے، پھر قرآن کریم کی تلاوت کرے اور نماز فجر کے بعد بھی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ یہ سب سے بنیادی بات ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان ملکوں میں رہ کر تم سردیوں میں تو دو گھنٹے تہجد پڑھ لو گے مگر گرمیوں میں کیا کرو گے؟

پھر حضور انور نے دریافت فرمایا اور کیا ذمہ داری ہے؟ یہ تو ہر مسلمان کا فرض ہے، نمازیں پڑھنا، اللہ سے تعلق قائم کرنا، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو کم از کم دو نفل تو صبح پڑھنے چاہئیں۔ لیکن مربی تو جماعت کے لوگوں کی Cream ہے جس نے تربیت بھی کرنی ہے اور تبلیغ بھی کرنی ہے۔ تبلیغ اور تربیت کے لیے تو پھر اپنا نمونہ قائم ہونا چاہیے۔ اور نمونے قائم کرنے کے لیے جہاں اللہ سے تعلق پیدا کرنا ہے، قرآن کریم کا علم سیکھنا ہے اور اس کو گہرائی میں جاننا ہے۔ قرآن کریم کا علم کس طرح آئے گا؟ سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے جو ہمیں باتیں پتا لگتی ہیں، جو آپ نے وضاحتیں کی ہیں پھر اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنا بڑا ضروری ہے۔ بہت سارے جامعہ کے طلباء، وہاں افریقہ میں بھی میں نے دیکھے ہیں، افریقن طلباء جو تعلیم کے لئے پاکستان بھی آئے، ان میں سے بعض ایسے تھے جو بڑے شوق سے کتابیں خریدتے تھے، روحانی خزائن خریدتے تھے۔ اپنی لائبریری بناتے تھے اور پھر ان کتب کو پڑھتے تھے۔ جامعہ میں ہوتے ہوئے انہوں نے بہت سارے حوالے یاد کر لئے تھے۔ جو تبلیغ میں کام آتے ہیں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنا نمونہ قائم کرنا ہے۔ ہر چیز میں نمونہ بنیں تا کہ جماعت کے لوگوں کی تربیت کر سکیں۔ ہر ایک کی نظر آپ پر ہوتی ہے۔ عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے اس کا ایک مصرعہ ہے: ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں'' اس کا اگلا مصرعہ کیا ہے۔

اس پر ایک طالب علم نے بتایا: ''شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں''

تو اس پر حضور انور نے فرمایا تو یہی ہے اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرنا۔ وصل کیا ہوتا ہے۔ سادسہ میں ہو گئے ہو اور ابھی بھی بے اعتمادی سے جواب دے رہے ہو۔

اس پر ایک طالبِ علم نے بتایا ملاقات۔

حضور انور نے فرمایا ہاں ملنا۔ تو اللہ تعالیٰ سے ملنے میں، تعلق رکھنے میں، اس کی قربت حاصل کرنے میں یہ ضروری ہے لیکن ایک چیز شرط ہے۔ ایک مصرعہ ہے:

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو

اس کا اگلا مصرعہ کیا ہے؟

اس پر ایک طالب علم نے بتایا: کبر و غرور و بُخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب یہ شعر صرف پڑھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ایک مربی اور مبلغ اور جامعہ کے طالب علم کے ہر فعل اور عمل سے اس کا اظہار ہونا چاہئے۔

☆ بعد ازاں ایک طالب علم نے سوال کیا کہ جب آپ خلیفہ بنے تھے اور اس وقت سے لے کر اب تک آپ کی طبیعت میں کوئی ایسی تبدیلی آئی ہو جس کو آپ نے خود بھی نوٹس کیا ہو؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو دوسرے دیکھنے والے ہیں ان کو پتا ہونا چاہئے۔ تبدیلی تو دس منٹ کے بعد ہی آ جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ کا خوف زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ پہلے دس پندرہ منٹ پتہ ہی نہیں لگتا کہ ہو کیا گیا ہے۔ اس کے بعد پھر خیال آ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ہی سنبھال لے گا اور پھر سنبھال لیتا ہے۔ باقی میں تو جیسا پہلے تھا ویسا اب ہوں۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا۔ آج کل دماغی امراض اور ڈپریشن کافی لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ بطور مربی ہم ان کی کیسے مدد کر سکتے ہیں اور کیا اسلامی تعلیمات دوا کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ نسخہ تو دے دیا۔ اللہ سے تعلق پیدا کرو، لو لگاؤ، ایک یہ ہے کہ دنیاوی خواہشات کی وجہ سے دماغی امراض (Mental Illness) دنیا میں زیادہ پیدا ہو رہی ہے، دوسری طرف بہت کم کیسز ایسے ہیں جو فنیٹک (Fanatic) ہو جاتے ہیں یا مذہبی طور پر اتنے ڈوب جاتے ہیں کہ پھر ان کو دماغی عارضہ اور طرح کا ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں اکثریت نہیں ہے۔ Exceptions تو ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن عموماً جس میں دنیا داری زیادہ ہے یا دنیا کی خواہشات زیادہ ہیں، ان کی جب خواہشات پوری نہیں ہوتیں اور Frustration ہوتی ہے بے چینیاں ہوتی ہیں۔ ماں باپ کو بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے پریشانیاں ہو جاتی ہیں اور بعض کو مالی معاملات کی وجہ سے ہو جاتی ہیں بعض کے اور مسائل ہیں تو اس کا حل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کیا جائے، اس پر بھروسہ کیا جائے، اس سے مانگا جائے، اس سے تعلق پیدا کیا جائے، ایک تو یہ چیز ہے جس کو آج کل دنیا میں پیدا کرنا چاہئے، دنیاوی خواہشات زیادہ ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب کسی کی دنیا دیکھو، کسی کا مال و دولت دیکھو تو اِس پر لالچ کر کے اس کی طرف نظر کر کے وہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو، تمہیں اس میں حسد اور حرص پیدا نہ ہو لیکن کسی کا دین دیکھو اور خدا کی راہ میں اس کی قربانی دیکھو تو کوشش کرو کہ میں بھی اس مقام تک پہنچوں تا کہ اللہ سے تعلق قائم ہو تو یہی ایک نسخہ ہے جس کے لئے انبیاء آتے ہیں جس کے لئے مذہب کی تعلیمات ہیں اور اسی بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار دہرایا ہے کہ میں اسی مقصد کے لئے آیا ہوں کہ بندے کو خدا سے ملاؤں۔ جو دوریاں پیدا ہو گئی ہیں ان کو نزدیک کروں۔ تو یہ ایک ایسی چیز نہیں ہے جو ایک دم یا ایک نصیحت سے پیدا ہو جائے گی یا over night کسی میں تبدیلی لے آئیں گے۔ دنیا کا جو ماحول ہے اتنا زیادہ بگڑ چکا ہے اور خواہشات اتنی بڑھ چکی ہیں، frustrations اتنی زیادہ ہیں، بے چینیاں اتنی زیادہ ہیں، قناعت میں کمی ہو چکی ہے۔ مستقل ایک process ہے جس کو ہم نے بار بار کہہ کہہ کے کم از کم جن لوگوں کی ذمہ داریاں ہم پر ہیں، ان میں قائم کرنا ہے لیکن سب سے پہلے اپنے آپ میں پیدا کرنا ہوگا۔ بعض نیک لوگوں میں بزرگوں میں اس لئے بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ کیوں اپنی تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے چینی اگر تھی تو دنیا کیلئے تھی، لوگوں کیلئے تھی دنیا کی خواہشات کیلئے نہ تھی۔ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ۔ اللہ تعالیٰ نے جو کہا وہ اسلئے کہا کہ دنیا کیلئے تم بے چین ہو، وہ بے چینی گھبراہٹ کیوں تھی، وہ اس لئے تھی کہ لوگ اپنے خدا کو پہچانیں اور ہلاکت سے بچیں۔ لیکن ایک دنیاوی خواہشات کیلئے بے

چینیاں ہیں ڈپریشن ہیں، اور پھر مریض بن جاتے ہیں وہ اور چیز ہے۔ ان ملکوں میں چند دن ہوئے ایک ماں میرے پاس آئی ڈپریشن کی مریضہ تھی، ساتھ اس کے بیٹا بھی تھا، میں نے چند سوال کئے بیٹے سے بھی اور اُس کی والدہ سے بھی۔ میں نے اس لڑکے کی حالت دیکھ کر کہا تم اصل وجہ ہو اپنی ماں کی ڈپریشن کی۔ ماں رو پڑی اور کہتی ہاں یہی وجہ ہے۔ تو یہ چیزیں ہوتی ہیں ۔ تو اسلئے آپ جو جامعہ کے طالب علم ہیں جوان ہیں، اپنے اپنے ماحول میں اپنے ساتھیوں کو اِس وقت ہی اِس بات کی طرف مائل کرو کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ ان ملکوں میں رہ کر بجائے اسکے کہ یہاں کی بے حیائیوں اور غلط باتوں کو سیکھیں۔ اچھی باتیں ہر قوم میں ہوتی ہیں، اچھی باتوں کو اپنائیں۔ بری باتوں سے بچیں۔ اپنی ایک جو انفرادیت ہے، اپنی ذمہ داری ہے اسے محسوس کریں اور انہیں قائم کریں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ حضور کے غیر از جماعت احباب کے ساتھ جو خطاب ہوتے ہیں ان کے بعد ان کا کیا تاثر ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: جو میرے پاس ملنے آئے وہ یہی کہہ رہے تھے کہ آپ نے بڑے اچھے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ایک سردار جی کہہ رہے تھے کہ آپ بڑی طاقتوں کو اور بڑی حکومتوں کو یو این او (UNO) وغیرہ کو بھی سب کچھ کہہ دیتے ہیں تو وہ بہت جذباتی ہو کر اس بارے میں میرے سامنے رو پڑے۔ تو بعض لوگوں پر اس طرح بھی اثر ہوتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ میں کہوں اور سب لوگ میری بات مان لیں۔ بعض صرف ادب کی وجہ سے اچھے اخلاق دکھانے کے لئے سب کچھ اچھا کہہ دیتے ہیں لیکن بعض لوگوں کے چہروں سے ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ ان پر اثر ہو رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد جو تعریف کر رہا ہوتا ہے وہ واقعی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ اصل تعریف تو تب ہے جب اس پر عمل ہو۔ جب عمل نہیں کرنا تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ میں ہر ہفتہ اتنی باتیں کرتا ہوں، کچھ نہ کچھ نصیحت تو ہر ایک کے لئے ہوتی ہے۔ تم مجھے بتاؤ تمہارے پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دن ایک گھنٹہ مجلس میں بیٹھ کر بہت اثر ہو جائے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ جب آپ کینیڈا آتے ہیں ہمیشہ گرمیوں میں آئے ہیں، اس دفعہ سردی میں آ کر کیسا لگ رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سردی بس جلدی شروع ہوگئی ہے۔ یوکے اور یورپ میں یہ موسم ایک مہینہ بعد آ جائے گا لیکن سردی اچھی ہے۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنی جلدی سردی آ جائے گی۔ پھر بھی احتیاطاً میں گرم کپڑے لے آیا تھا۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ حضور جب ہم مربی بن کر جماعتوں میں جائیں گے سیاست دیکھ کر ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سیاست کیا ہوتی ہے؟ ایک ملک کی سیاست ہوتی ہے، ایک خاندانی سیاست ہوتی ہے، بعض لوگوں کو ویسے ہی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی عادت ہوتی ہے۔ اگر تم جماعت کی سیاست کی بات کر رہے ہو بعض لوگوں کے غلط رویے ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ سامنے کچھ اور کہتے ہیں اور پیچھے کچھ اور کہتے ہیں۔ مربیان کو میں ہمیشہ یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے کسی بھی فریق کا حصہ نہیں بننا۔ اگر غلط بات دیکھو تو رد کرو۔ اگر تم دیکھو کہ اگر بڑا بھی بات کر رہا ہے، جس سے آپس میں رنجشیں پیدا ہونے کا خطرہ ہے، بدظنیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ یا جماعت کی بات ہے تو اس میں تو فتنہ برداشت ہو ہی نہیں سکتا۔ تو جو بھی ہے تم اسے روکو۔

ایک بزرگ تھے ان کو ایک شخص نے آ کر کہا کہ فلاں شخص آپ کے بارہ میں فلاں بات کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے بھی گناہ کیا کہ مجھے آ کر یہ بات بتائی اور اس نے بھی گناہ کیا۔ ان باتوں سے رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ چیزیں تمہیں جماعت کو بتانی ہوں گی۔ یہ نہیں دیکھنا کہ ہماری عمر کیا اور کرنے والے کی عمر کیا ہے۔ اصل کام تربیت ہے۔ مربی کا مطلب ہی تربیت کرنے والا ہے۔ اگر ہم تقویٰ کی بات کرتے ہیں تو ہمارا ہر کام تقویٰ کے مطابق ہونا چاہئے اور ہر قسم کے دوغلا پن سے بالا ہونا چاہئے۔

سیاست کیا ہے، دوغلا پن ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ حکمت ہے۔ یہ حکمت نہیں ہے۔ حکمت تو یہ ہے کہ کسی کو اس طریق سے سمجھایا جائے کہ برائیاں دور ہوں۔ حکمت یہ نہیں کہ برائیاں پھیلائی جائیں۔ یا یہ ہے کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تو ہم نے سچی بات کہہ دی۔ سچی بات کہنے والے بدّو بھی تھے۔ کیا وہ بڑے پسند کئے جاتے ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں وہ اکابر صحابہؓ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے حصہ پایا۔ کیا کبھی دیکھا گیا کہ انہوں نے ان بدّوؤں کی طرح اعتراض کیا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا کسی نے پلو پکڑ لیا اور کھینچنے لگا۔ کیا وہ صحابہؓ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے حصہ لیا ایسا کیا؟ کبھی نہیں۔ تو بعض لوگ بدّو پَنا دکھاتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کر رہے ہیں۔ تو اس طرح کی بہت سی باتیں ہیں چاہے تم اس کو سیاست کی بات کہہ دو یا کوئی اور نام دے دو۔ یا پھر آپس میں گروپ بندی ہو جائے گی۔ دوسروں کے خلاف شکایتیں شروع ہو جائیں گی۔ مرکز میں لکھنا شروع کر دیں گے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے بے نام خط لکھ دیتے ہیں اور کسی کے نام پر شکایت لگا دیتے ہیں۔ دس پندرہ بندوں کے نام پر کسی عہدیدار کے خلاف شکایت لگا دیتے ہیں۔ ان ساری چیزوں سے تم نے بچنا ہے۔ اول تو جماعتی طور پر کسی ایسے خط پر جو بے نام ہے کارروائی کی نہیں جاتی۔ جس میں اتنی جرأت ہی نہیں کہ کسی کا قصور بتائے۔ یا کوئی غلطی دیکھی ہے تو بتائے۔ یا کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرنی ہے تو بتائے تو پھر اس میں منافقت پائی جاتی ہے۔ تم لوگوں نے کسی پارٹی کی طرف نہیں ہونا۔ تو جب دیکھو کہ دو فریق ایسے ہیں تو مربی نے تعلق تو بہرحال قائم رکھنا ہے۔ گھروں میں بھی جانا ہے۔ لیکن مربی نے وہاں جا کر چائے کی پیالی بھی نہیں پینی۔ ان کے گھر سمجھانے کے لئے ضرور جاؤ۔ جو دو فریق لڑے ہوئے ہیں، دونوں کے گھر جاؤ۔ ان کو سمجھانے کے لئے لیکن نہ اس کے گھر سے کھانا پینا ہے نہ دوسرے کے گھر سے۔ تاکہ تم پر الزام نہ لگے کہ مربی صاحب فلاں کی Favour کر رہے ہیں۔ اس طرح کے اور بہت سے مسائل آتے ہیں جب فیلڈ میں جاؤ گے تو دیکھو گے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ بعض لوگ حضور انور کو ہفتہ وار خط نہیں لکھنا چاہتے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حضور انور کا وقت ضائع ہو رہا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہانہ ہے۔ اگر تو حقیقت میں ایسا ہے تو پھر ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ میرے لئے دعا کر رہا ہو اور کم از کم دو نفل تو روز پڑھتا ہو۔ لیکن اگر دعا بھی نہیں کر رہے اور خط بھی نہیں لکھ رہے تو تعلق نہیں قائم ہوسکتا۔ لمبے لمبے خط نہ لکھو۔ ایک دو صفحے کے لکھو۔ مہینہ میں ایک یا دو خط لکھو تاکہ تعلق قائم ہو جائے۔ کام کی بات بھی لکھنی ہو تو مختصر خط لکھا جا سکتا ہے۔ میں تو ہمیشہ جماعتی طور پر بھی اور ذاتی طور پر بھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو خط لکھا کرتا تھا۔ تو پہلے سوچتا تھا کہ کیا مضمون ہونا چاہئے۔ پھر سوچتا تھا کہ چار پانچ لائنوں سے زیادہ خط نہیں ہونا چاہئے۔ تاکہ ان کی نظروں کے سامنے سارے Points آ جائیں۔ ایسے خط کے جواب بھی آ جاتے ہیں۔ تین صفحوں کا خط بھی لکھو گے۔ تو میری ڈاک کی ٹیم کو چلا جائے گا اور وہ ایک لائن کا خلاصہ نکال کر مجھے دے دیں گے۔ ہوسکتا ہے جو خلاصہ وہ بنائیں اس میں وہ Points نہ آ سکیں جسے تم واضح کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے مختصر بات کرنی چاہئے۔ جامعہ کے طلبا اور مربیان کو تو ضرور لکھنا چاہئے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ اپنی نمازوں میں سوز اور تڑپ کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لمبا عرصہ پریکٹس کرو گے تو سوز پیدا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے کہ رونے والی شکل بناؤ تو ایک وقت رونا آ جائے گا۔ کوئی ایسی چیز جس سے تمہیں درد محسوس ہو۔ جس کے بارہ میں تم دعا کرنا چاہتے ہو، اس کے بارہ میں دعا کرو، دل سے جب دعا نکلتی ہے تو اوروں کے لئے بھی سوز آ جاتا ہے۔ ایک پرانے مربی تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں عمرہ یا حج پر گیا اور وہاں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا۔ تو سجدہ کیا لیکن رقت پیدا نہیں ہو رہی تھی۔ دل چاہتا تھا کہ سوز پیدا ہو۔ تو اتنے میں ایک ریلا آیا اور میری کمر پر اتنی زور سے لات ماری کہ میری چیخ نکل گئی۔ تو اس چیخ کے بعد میری ایسی ہائے نکلی کہ جب میں سجدہ میں گیا تو سوز پیدا ہو گیا۔ اور مزہ آ گیا۔ اس سے پہلے کہ کسی کی ٹانگ تمہیں پڑے تم خود ہی سوز پیدا کرو۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ بعض لوگ جماعت میں ایسے ملتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ جوان کو دکھ ہے وہ نظام کی طرف سے ہے اور جماعت پر کافی تنقید بھی کرتے ہیں۔ اگر مربی سلسلہ کو ایسا محسوس ہو کہ اس شخص کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے، وہ واقعی سخت ہے لیکن صحیح ہے۔ تو اس صورتِ حال میں مربی کو کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تو اس معاملہ کی گہرائی میں جاؤ۔ یہ دیکھو کہ اس شخص کے جو جذبات ہیں، کیا وہ اس کی انا کی وجہ سے ہے اور کیا اس وجہ سے اس کی دوری ہوئی ہے۔ اگر کسی میں ایمان مضبوط ہے، تو ایسے شخص کا ایمان ان باتوں سے متزلزل نہیں ہوتا۔ نہ وہ جماعت سے پیچھے ہٹتا ہے نہ خلافت سے۔ وہ بار بار لکھتا ہے کہ یہ باتیں میرے خلاف ہوئی ہیں۔ کئی دفعہ ایسا ہو چکا ہے جس کا میں خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ ہمارے مرکزی دفاتر بھی بعض دفعہ غلط رپورٹ کر دیتے ہیں۔ جب ان لوگوں کے خطوط مجھے براہ راست آتے ہیں اور میں تحقیق کرواتا ہوں تو بات اَور ثابت ہوتی ہے۔ اس پر میں مرکزی عہدیداروں کو بھی سزا دیتا رہا ہوں۔ بعضوں کو معطل بھی کیا۔ بعضوں کو یہ بھی کہا کہ بیٹھ کر استغفار کرو۔ تو بعض دفعہ ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں۔ بدظنی نہیں قائم ہونی چاہئے۔ خلافت سے تعلق اور نظام جماعت سے تعلق میں سب کو مضبوط ہونا چاہئے۔ ہاں مربی کا کام ہے کہ ہر ایک کو سمجھائے کہ ٹھیک ہے یہ ہو گیا غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ میں بھی مَیں کہتا رہتا ہوں کہ بعض دفعہ ایک شخص جو دور گیا ہے وہ غلط فیصلے کی وجہ سے دور گیا ہے۔ تمہارے عہدیداروں کے خلاف ہو گیا ہے۔ فلاں شخص کو کچھ شکایات تھیں تمہارے عہدیداروں کے خلاف، جن کے سبب وہ دور ہو گیا۔ اس لئے مربی کو چاہئے کہ انہیں قریب لائے۔ خاص کر اگر مربی بھی نوجوان ہے۔ نوجوانوں سے تعلق پیدا کرو۔ انہیں قریب لاؤ۔ انہیں کہو کہ یہ چیز غلط ہے کہ تم نظام کے خلاف بولو۔ فلاں عہدیدار سے تکلیف پہنچی، تو ایسا ہوسکتا ہے۔ فیصلہ بھی غلط ہوسکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے غلط فیصلہ کروا لیتا ہے اور دوسرے کا حق مار لیتا ہے۔ تو وہ میرا قصور نہیں۔ وہ اپنے پیٹ میں آگ کا گولا بھر رہا ہے۔ تو یہ چیزیں تو چلتی ہیں۔ لیکن نظام اور خلافت سے اس وجہ سے دوری نہیں ہونی چاہئے۔ بعض ایسے مخلصین ہیں کہ بار بار لکھتے ہیں لگتا ہے جیسے مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں جو پانی سے باہر نکال دی جائے۔ تو انہیں سمجھاؤ، قریب لاؤ، انہیں کہو کہ بار بار معافی مانگیں۔ جب تحقیق ہوگی اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے حق میں فیصلہ ہو جائے گا۔ اصل چیز یہ ہے کہ ایمانوں کی مضبوطی ہونی چاہئے۔ اسلئے ایمان کی مضبوطی کیلئے دعا کرنی چاہئے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ دنیا کے لیڈرز سے آپ ملتے رہتے ہیں۔ ان کی طبیعت کو سمجھ کر کچھ ایسی نصائح آپ بتائیں جن سے ان پر اثر ہو۔ جن سے مربیان کو فائدہ ہو سکے۔ کس طرح ہم کسی سیاست دان کے دل پر اثر کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو ہر ایک کی انفرادی طبیعت ہوتی ہے۔ ایک عمومی بات یہ ہے کہ تم لوگ احمدی

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام
"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔"
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 96)
طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام
"گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔"
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 92)
طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افرادِ خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہو مر بیان ہو، تمہارے پاس دلائل ہیں۔ اگر نیکی ہے اور تقویٰ ہو تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ حق بات کہو اور Balance ہو کر کہو تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔ بعض بڑے بڑے سیاست دان میرے منہ پر کہہ گئے ہیں کہ تم بات کرتے ہو بڑے آرام سے کرتے ہو سچی کرتے ہو اور اسی سچی بات میں ہمارے منہ پر چپیڑ مار دیتے ہو۔ ہم کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ایسے بھی Reaction ہوتا ہے۔ طریقہ آنا چاہئے۔ یہ دیکھو کہ ان کی نفسیات کیسی ہے۔ اگر Rudely کسی سے بولو گے، صرف اعتراض کئے جاؤ گے تو عزت نہیں ہوگی۔ حکمت نہیں ہوگی۔ اسی لئے تبلیغ اور ہر ایک کام میں اللہ تعالیٰ نے موعظہ حسنہ کا کہا ہے۔ تمہارا وعظ حکمت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ تو اکثریت پر اس کا اچھا اثر ہوتا ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ جامعہ کے طلباء کے لئے شادی کرنے کا بہترین وقت کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب تم ضرورت محسوس کرو شادی ہونی چاہئے لیکن انتظامی طور پر میں اس وقت اجازت دیتا ہوں جب تم خامسہ میں پہنچ جاؤ۔ کم از کم رشتہ کر لینا چاہئے۔ لیکن نکاح نہیں۔ نکاح شادی کے قریب جا کر کرو۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ نماز کے دوران ذہن کبھی کبھی اِدھر اُدھر چلا جاتا ہے۔ اِس کا کیا حل ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وقفِ نو کی کلاس میں بھی کسی نے کہا تھا کہ کبھی کبھی خیالات نماز میں ہٹ جاتے ہیں۔ اگر کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے تو تم بڑے نیک آدمی ہو۔ لوگوں کے تو اکثر چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیام نماز کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ جب ذہن ادھر ادھر جائے تو اس کو واپس لاؤ، وہیں جہاں سے چھوڑا تھا۔ رکن نماز کا اگر ہو گیا سجدہ میں تھے پھر کھڑے ہو گئے اگر اسی رکن میں تھے تو شیطان سے پناہ مانگو اور پھر دوبارہ اسی جگہ کو دوہراؤ۔ اگر دوسری حالت میں آ گئے ہو دوبارہ توجہ پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ ایسا کرو گے تو آہستہ آہستہ عادت ہو جائیگی۔ لیکن اس کی طرح نہ کرو کہ پوری نماز ہی سفر میں گزر جائے۔ جس شخص کا سفر دہلی سے شروع ہوا اور کلکتہ سے ہوتے ہوئے بخارا پہنچا اور لاکھوں کا کاروبار کر کے مکہ آ گیا۔ اتنا نہیں ہونا چاہئے۔ خیال جلدی بدل جانا چاہئے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ حضور آج کل بہت لوگ مذہب سے ہٹ رہے ہیں اور خدا پر ان کا ایمان ختم ہو رہا ہے۔ انہیں کیسے تبلیغ کی جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے تو انہیں بتاؤ کہ خدا ہے۔ جو خدا کو نہیں مانتا اس کو پہلے خدا کے وجود پر لانا ہوگا۔ اگر تم کہہ دو کہ جماعت احمدیہ سچی ہے یا اسلام سچا مذہب ہے۔ تو وہ کہے گا تمہارے لئے ہوگا مجھے اس سے کیا۔ پہلی بات تو یہ کہ خدا پر یقین پیدا کرو۔ خدا کے وجود پر یقین پیدا کرواؤ۔ تمہارے پارلیمنٹ میں ہی ایک شخص آیا ہوا تھا جو کہتا تھا کہ مجھے خدا پر یقین نہیں ہے۔ میں نے مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن آج چند باتیں تمہاری سن کر مجھے یہ پتا لگ گیا ہے کہ مذہب کوئی چیز ہے۔ جب مذہب ہے تو خدا بھی کوئی ہوگا۔ تو حکمت سے بعض باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اس لئے پہلی بات یہ ہے کہ خدا پر انہیں یقین دلاؤ۔ خدا کا وجود کیا ہے، اس کے لئے خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو اور دلیلیں بھی پڑھو۔ موٹی دلیلوں کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی کتاب ''ہمارا خدا'' پڑھو۔ کیا وہ کتاب سب لوگوں نے پڑھی ہے، کیا تمہاری لائبریری میں ہے؟ اس کو پڑھنا چاہئے تا کہ خدا کے وجود پر تمہیں یقین آئے۔ انہوں نے اس میں کئی دلیلیں دی ہوئی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ باتیں آگے چلتی ہیں۔ لندن گلڈ ہال میں ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی اکیسویں صدی کا خدا کے موضوع پر۔ مختلف قسم کے لوگ آئے تھے، یہودی، عیسائی، بڑے کارڈنل اور رَبائی بھی اور سیاست دان بھی تھے۔ وقت تو زیادہ نہیں تھا۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں جیسا کہ طاعون اور زلزلہ کی پیشگوئی اور زار کی جو سیاست دانوں کے لئے خاص ہوتی ہے۔ اس کی حالت کی پیشگوئی ان سب کا ذکر کیا تھا۔ اگر خدا نہیں تو یہ کس طرح پوری ہوئیں۔ ان میں کئی لوگ دہریہ بھی تھے، جنہوں نے کہا کہ تم نے ہمیں کچھ سوچنے کو دیا ہے۔ تبدیل نہ ہوں کم از کم توجہ تو اس طرف ہو۔ تو حکمت سے اور موقعہ محل دیکھ کر باتیں کرنی ہوتی ہیں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ حضور انور نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا کرنا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی پیار پیدا کرنا ہوگا۔ یہ حقیقی پیار کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تک پہنچنے کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک وسیلہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے، اللہ اور اس کے فرشتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، درود سمجھ کر بھیجنا چاہئے۔ یہ بڑا ضروری ہے۔ اسی سے پھر محبت بڑھتی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کے پیارے کو انسان پیار کرتا ہے تو پھر اللہ بھی پیار کرتا ہے۔ اس میں مسئلہ کیا ہے۔ سوال کھول کر واضح کرو۔

☆ اس پر طالب علم نے کہا۔ پیار کا اظہار کس طرح کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت ہونی چاہئے۔ دین کی غیرت ہونی چاہئے۔ جہاں کوئی اسلام یا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتا ہے تو غیرت میں جواب دینا چاہئے لیکن حکمت کے ساتھ جواب ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ بیٹھ کر لغویات سنو اور پھر وہاں بیٹھے رہو۔ یا تو جواب دو یا غیرت کا اظہار یہ ہے کہ اس مجلس سے اٹھ کر آ جاؤ اگر جواب نہیں آتا۔ بہت سارے اظہار ہیں محبت کے۔ اپنے لوگوں سے محبت کا جیسے اظہار کرتے ہو، ویسے ہونا چاہئے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ بعض مسلمان ہم سے کیوں نفرت کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا کہ تم ان سے محبت کرو، اس لئے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان سے نفرت تو کوئی نہیں۔ ہاں ان کے غلط کاموں سے نفرت ہے۔ کسی شخص سے نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو انہیں کہو، تمہارا کام تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہے لیکن ہم تو تمہارے ساتھ اس لئے نفرت نہیں کریں گے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ہو۔ جو ہمیں بہت پیارے ہیں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ قرآن کریم کا سب سے پرانا نسخہ کہاں ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ کدھر ہے۔ لیکن بعض پرانے نسخے ترکی کے میوزیم میں موجود ہیں۔ ابھی انہیں برمنگھم میں ایک نسخہ ملا ہے۔ قرآن کریم کے بعض لکھے ہوئے حصے انہیں ملے۔ جن پر جب تحقیق کی گئی تو پتہ لگا کہ وہ ساتویں صدی کے ہیں۔ یہ تو مختلف جگہوں پر ہیں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ آپ کو ایک دن میں کتنے خط آتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خط تو بے شمار آتے ہیں، پندرہ سولہ سو تو آتے ہوں گے۔ لیکن جو میں خود دیکھتا ہوں وہ پانچ چھ سو ہیں۔ باقی میں اپنی ٹیم کو دے دیتا ہوں جو پڑھ کر اور خلاصے بنا کر مجھے دے دیتے ہیں۔ ہفتہ میں سات آٹھ ہزار خط کا خلاصہ بن کر آتا ہے۔ اس طرح روزانہ ہزار خطوں کا خلاصہ بن کر آ جاتا ہے۔ پھر کہو گے لکھتے کتنا ہو، جواب کتنے دیتے ہو۔ کبھی تمہیں میرے دستخط کے ساتھ جواب آیا ہے۔ بہت سارے خط پرائیویٹ سیکرٹری کے دستخط کے ساتھ آ جاتے ہیں۔ میں بھی بہت سے خطوں پر دستخط کرتا ہوں۔ پانچ چھ سو پر روزانہ کر دیتا ہوں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ سب سے اچھا طریقہ تبلیغ کرنے کا کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ وہ شخص کیسا ہے، کس چیز پر یقین رکھتا ہے۔ کسی کو خدا پر یقین نہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اگر تم کہو کہ احمدیت سچی ہے، وہ کہے گا، ہوگی سچی، اس لئے پہلے اسے خدا پر یقین کرواؤ۔ اگر مذہب کو سمجھتا ہے تو سچے مذہب کی نشانیاں بتاؤ۔ اسلام کیسا سچا مذہب ہے۔ اسلام میں کون کون سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں، احمدیت کیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ آئیں گے اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوئیں۔ ہر ایک کو دیکھ کر تبلیغ کی جاتی ہے۔ بحث نہیں کرنی کسی سے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آپ کا پسندیدہ شوق کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیا بتاؤں کیا شوق ہے۔ اب تو کوئی شوق رہا ہی نہیں۔ اب تو تم لوگوں سے مل کر ہی سارے شوق پورے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کبھی بھی مجھے موقعہ ملے، اگر چند گھنٹے فارغ ہو جاؤں تو شکار کا شوق ہے۔ شوٹنگ کر لیتا ہوں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ آپ کو کینیڈا کے وقفِ نو سے کیا اُمید ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب تمہارے پیدا ہونے سے پہلے تمہاری ماں نے تمہیں وقف کیا تھا کس بات پر کیا تھا۔ اسی بات پر کیا تھا جو حضرت مریمؑ کی والدہ نے کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی خاطر بیٹی دیتی ہوں یا جو بھی بچہ پیدا ہو۔ امید یہی تھی کہ وہ دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ اللہ سے تعلق ہو اور دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ دنیا کی طرف دیکھنے والے نہ ہوں۔ اس لئے وقفِ نَو کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہے۔ اس کے لئے ضرورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ دین سیکھو، دین کیا ہے۔ قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھو۔ صرف اس کو حفظ کرنا کافی نہیں۔ اس کا ترجمہ تشریح تفسیر بھی آنی چاہئے۔ پھر اس کو اپنی زندگی کا حصہ بناؤ پھر اس کے مطابق تبلیغ کرو۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا تھا کہ کینیڈا میں سو سال کے اندر اسلام کا غلبہ ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپؒ نے فرمایا تھا کہ Potential ہے۔ اگر دوسری روکیں نہ آئیں اور حالات نہ بدلیں تو پھر ہی یہ Potential قائم رہ سکتا ہے۔ اس میں صلاحیت ہے تو ہو جائے گا لیکن حالتیں بدلتے جاؤ تو پھر وقت آگے بھی چلا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ سے غلبہ کا وعدہ کیا تھا ناں لیکن ان کی قوم کی حالت کی وجہ سے غلبہ آگے چلا گیا تو کینیڈین اللہ تعالیٰ کے زیادہ لاڈلے تو نہیں۔ کام کرتے رہیں گے تو ٹھیک ہے۔ نیکیوں پر قائم رہیں اور اپنی حالت ٹھیک رکھیں لیکن اگر برائیوں میں بڑھتے جائیں اور برائیوں کے قانون زیادہ پاس ہوتے جائیں، اسکولوں میں غلط رویے اختیار کرتے چلے جائیں تو اپنی نسلیں تباہ کریں گے پھر ہو سکتا ہے کہ وقت آگے چلا جائے۔ سو سال سے ڈیڑھ سو سال لگ جائیں لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ عیسائیت کے پھیلنے کیلئے تین سو سال سے زیادہ عرصہ لگا تھا۔ لیکن اب تین سو سال نہیں گزریں گے کہ تم دیکھو گے کہ اکثریت دنیا کی احمدیت کے جھنڈے تلے ہوگی۔ اصل چیز یہ ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ عربی سیکھنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ بول چال کرو۔ تمہارے ایک عرب استاد بھی یہاں آ گئے ہیں۔ حضور نے استاد کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ عرب ہیں؟ آج آپ پاکستانی لگ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اپنے اُستاد سے عربی بولا کرو۔ عربی کا پرانا سلیبس بڑا مشکل تھا۔ میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس سے زبان بھی نہیں آ سکتی تھی۔ اس لئے میں نے ممہدہ اور اولیٰ میں نیا سلیبس بھیجا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ یوکے کے جامعہ میں شروع کروا کر فائدہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض بچے جو جامعہ میں نہیں تھے لیکن شوق رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا۔ بعض بچے جی سی ایس سی کر کے انہوں نے صرف ایک ڈیڑھ مہینہ عربی سلیبس پڑھا اور اچھے بھلے عربی کے فقرے بنا لیتے ہیں بلکہ عربوں سے بولتے بھی ہیں۔ میں نے ان کی ڈیوٹی عربوں کے ساتھ لگائی تھی جلسے کے دنوں میں، ایک دو بچوں کی، تو وہ عرب کہہ رہے تھے کہ یہ بڑے اعتماد سے اور صحیح طرح سے عربی بول رہے تھے۔ ایک اعتماد ہونا چاہئے اور دوسرا جرأت ہونی چاہئے۔ پھر ایک شوق بھی ہونا چاہئے، یہ

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ساری چیزیں ہوں گی تو عربی آ جائے گی۔ بلکہ کوئی بھی زبان آ جائے گی۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا: یہ کہنا مناسب ہے کہ آنحضور ﷺ پہلے جری اللہ فی حلل الانبیاء تھے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔ اسلئے سب انبیاء آپ کے مریدوں میں سے ہیں۔ اسلئے آپ نے فرمایا کہ موسیٰ عیسیٰ سارے ہوتے تو میری بیعت کرتے۔ نبی ہونے سے زیادہ اس بات کو ترجیح دیتے کہ میری امت میں سے ہوں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو بہت بلند ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے سب پرانی تعلیمات کو جو اچھی تعلیمات تھیں آنحضور ﷺ کی تعلیمات میں سمو دیا۔ زائد بھی بہت کچھ دے دیا۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اس وجہ سے کہ آپ جری اللہ تھے۔ اس وجہ سے کہ آپ آنحضرت ﷺ کے غلام تھے:

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر کر غلامِ احمد ہے

آپ غلام ہیں اور اس کے باوجود آپ تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں یا آپ سب انبیاء کے حلیہ میں آ گئے ہیں۔ تو میرے لحاظ سے اس کی تشریح یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو سب انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ سیرین لوگ سیریا سے نکل کر مختلف ممالک میں جا رہے ہیں۔ اس پر لگتا ہے کہ کوئی خدائی تقدیر ہے۔ اگر ان سے رابطہ بنانا ہے اور تبلیغ کرنی ہے تو کس طرح کرنی چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عربی بولنے والے جتنے بھی ہیں ان کو چاہئے کہ عرب پاکٹس (Pockets) کو تلاش کریں۔ وہاں جائیں اور انہیں دیکھیں کہ کیا تمہارے حالات ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ انہیں قریب لائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں بتائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں کی روشنی میں انہیں سمجھائیں۔ جو آیت آج پڑھی گئی ہے اس کی روشنی میں بتاؤ۔ یہ موقع انہیں ملا ہے آپ جا کر انہیں تبلیغ کریں۔ پیغام پہنچایا جائے۔ باقی زبردستی تو کسی سے نہیں کی جا سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بَلِّغ کا حکم تھا۔ کوئی زبردستی نہیں تھی۔ تبلیغی راستے تلاش کرو۔ یہ تو میں مربیان کو کہتا رہتا ہوں جو جو پاکٹس بنی ہیں تبلیغ کے نظام کے تحت ہر قوم کی پاکٹس کو تیار کیا جائے اور ان کے لئے خاص پروگرام کیا جائے۔ شعبہ تبلیغ کو بھی مَیں یہی کہتا ہوں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا: کینیڈا میں جب ہم تبلیغ کرتے ہیں اور بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں ٹھیک ہے آپ کا پیغام اچھا ہے۔ آپ اپنے دائرہ میں رہو ہم اپنے دائرہ میں رہتے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں سیکھنا نہیں چاہتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے ہم بیٹھ جائیں۔ پنجابی میں کہتے ہیں ڈھیری ڈھادے۔ خاموشی سے بیٹھ جائیں گے۔ نہیں بیٹھیں گے۔ کیلگری میں سی بی سی کی نمائندہ نے ایسا ہی سوال کیا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم تمہاری جان نہیں چھوڑنے والے، لگاتار لگے رہیں گے۔ تم نہیں مانو گی تو تمہارے بچے اور تمہاری نسلیں مان لیں گی۔ ہم نے اپنا کام جاری رکھنا ہے۔ مشنری ورک اسی طرح ہوتا ہے۔ ایک نسل نہیں مانے گی تو دوسری مانے گی۔ ہمارا کام تو یہی ہے کہ انسانیت کو بچائیں۔ جب تک انسانیت اس دنیا میں قائم ہے۔ ہم نے کام کرتے چلے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں نہیں دعویٰ کیا کہ میری نسل میں جو ہیں وہ سب مان لیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں سینکڑوں سے ہزاروں ہوئے اور ہزاروں سے لاکھوں اور اب اور بڑھ گئے اور دنیا میں پھیل گئے۔ دنیا میں جماعت کا تعارف ہو گیا۔ دنیا جماعت کو جاننے لگ گئی ہے۔ دنیا میں اعتراض ہونے لگ گئے ہیں کہ تم جماعت کی Favour کیوں کرتے ہو یا کیوں نہیں کرتے۔ تعارف ہر طرف بڑھ رہا ہے۔ اس پر نیک فطرت لوگوں کی توجہ بھی پیدا ہو گئی ہے۔ مان بھی لیں گے۔ لیکن یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ مان لیں گے۔ کبھی نہیں ہوا، نہ کبھی ہوگا۔ لیکن اگلی نسل اور اس سے اگلی نسل ان میں کچھ ماننے والے آتے رہیں گے۔ تین سو سال کا عرصہ جو دیا ہے وہ اس لئے دیا ہے کہ مختلف نسلیں مانیں گی۔ اگر یہ نسل اس قابل نہیں تو شاید اگلی نسل مان لے گی۔ ہم نے اپنا کام کرنا ہے۔ جو ہمارے سپرد ہے۔ تھکنا نہیں۔ تھک گئے تو ختم ہو گئے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ جب کوئی انسان خواب دیکھتا ہے۔ تو اس کو کتنی اہمیت دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بعضوں کو خواب دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی کسی کو اپنی خواب سنا رہا تھا تو وہ عورت کہتی کہ ٹھہرو میں ایک گھنٹہ کے بعد تمہیں ملوں گی۔ ایک گھنٹہ بعد آ کر اس نے کہا کہ میں نے بھی یہ خواب دیکھ لی ہے۔ نفسیات دان کہتے ہیں کہ ہر ایک انسان رات میں تین چار خواب دیکھتا ہے۔ بعضوں کو یاد رہ جاتی ہے اور بعضوں کو نہیں یاد رہتی۔ لیکن بعض ایسی خوابیں ہوتی ہیں جن میں ایک پیغام ہوتا ہے۔ ایک شوکت ہوتی ہے۔ وہ یاد بھی رہ جاتی ہے اور اس کا دل پر اثر بھی ہوتا ہے۔ بعض لوگ خوابیں لکھتے ہیں کہ درود پڑھتے ہوئے دیکھا یا قرآن شریف پڑھتے سنا۔ جب جاگ آتی ہے تو وہی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ بعض خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ ہر ایک کو ان کی تعبیر بھی نہیں آتی۔ ہر ایک تعبیر بھی نہیں کر سکتا۔ اسلئے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک اچھا نسخہ بتایا ہے کہ بے شک تمہارے پر خواب کا اچھا اثر ہے یا برا اگر یاد رہتی ہے تو صدقہ دے دیا کرو۔ زیادہ تردّد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر سمجھتے ہو کہ ایسی خواب ہے جو جماعتی رنگ کی ہے، اس میں کوئی پیغام ہے تو مجھے لکھ دیا کرو۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا: خلیفہ بننے کے بعد آپ کا اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ رویہ میں کوئی فرق آیا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرا تعلق تو کسی سے نہیں بدلتا۔ ہاں اب میرے پاس اتنا وقت نہیں جیسے پہلے تھوڑی دیر بیٹھ لیا کرتا تھا۔ لمبا عرصہ پہلے بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ اب تو کام کی نوعیت ہی بدل گئی۔ باقی تعلق ہے اور تعلق رہنا چاہئے۔ وہ تو ختم نہیں ہونا چاہئے بلکہ تعلق میں مزید وسعت اور بہتری پیدا ہو گئی۔ ان دوستوں سے بھی اور دوسروں سے بھی۔ ہاں یہ ان سے پوچھ سکتے ہو جو میرے دوست ہیں۔ تمہارے ساتھ میرا رویہ تو نہیں بدلا۔ میرا خیال ہے میں نے کوشش کی ہے نہ بدلوں۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ ممہدہ کے لئے کیا نصیحت ہے جس سے ہمیں فائدہ ہو؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہر روز جو کلاس میں پڑھتے ہو، ہوسٹل یا گھر میں آ کر اسے پھر پڑھو اور دوہرا لیا کرو۔ ممہدہ کا تو سلیبس بڑا آسان ہے۔ اس میں جو فیل ہوتا ہے، میں اسے باوجود کوشش کے رعایتی پاس نہیں کر سکتا۔ اگر یہ انتظامیہ بعض دفعہ سختی کرتی ہی اور بعضوں کو یہ فیل کر کے رزلٹ بھیج دیتے ہیں صرف یہاں نہیں بلکہ دوسری جگہوں پر بھی لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ رعایت کروں میرے خیال سے پچیس تیس فیصد میں ان کا ریزلٹ ماننا ہی نہیں۔ پاس کر دیا کرتا ہوں۔ لیکن ممہدہ کا اتنا بنیادی کورس ہے کہ ان کو پڑھنا چاہئے اور سیکھنا چاہئے اور شروع سے ہی نمازوں کی عادت ڈالو۔ شروع سے ہی عادت ڈالو کہ فجر سے پہلے دو نفل پڑھو۔ اپنی زندگی کو ریگولیٹ کرو۔ اپنا ایک ٹائم ٹیبل بناؤ اور اس پر عمل کرو۔ پہلے دن سے اگر عادت پڑ جائے گی تو آخر تک صحیح نظام ہوگا۔ پھر جب فیلڈ میں جاؤ گے تو اسی کی عادت رہے گی۔ اسلئے روزانہ کا ایک چارٹ بناؤ اور اسی کے مطابق عمل کرو۔ ایک تو جامعہ کا سٹڈی ٹائم ہے پھر اخبار پڑھنے کا ٹائم ہے پھر جنرل نالج کے حصول کیلئے کچھ وقت ہے۔ پھر نمازوں کے اوقات ہیں۔ کھانا کھانے کیلئے وقت ہے یا سونے کیلئے وقت ہے۔ چھ سات گھنٹے سو کر اسکے بعد بقایا سترہ گھنٹے اپنا ٹائم ٹیبل بناؤ۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ کوئی ذاتی واقعہ یاد ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی جب وفات ہوئی تو میں 15 سال کا تھا۔ کئی چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں لیکن میں ایک واقعہ بتا دیتا ہوں، پہلے بھی بعضوں کو بتا چکا ہوں۔ مرزا شریف احمد صاحبؓ جو حضرت مصلح موعودؓ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، میرے دادا، جب میں گیارہ سال کا تھا تو وہ 1961ء میں فوت ہو گئے تھے۔ غالباً انسٹھ یا اٹھاون کی بات ہے۔ مجھے وہ باہر لے جایا کرتے تھے بازار وغیرہ جیسے بچوں کو لے جایا کرتے ہیں۔ دادوں کو شوق ہوتا ہے بچوں کی انگلیاں پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ ایک دن مجھے کہتے چلو۔ حضرت مصلح موعودؓ کے گھر جانا ہے۔ قصرِ خلافت میں گئے تو مسجد مبارک کی طرف ایک دروازہ ہوا کرتا تھا جس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نماز کے لئے آیا کرتے تھے اور اوپر والی منزل پر رہتے تھے۔ وہ نیچے آ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے کہا کہ تم اوپر جاؤ اور جا کر بتاؤ کہ میں آیا ہوں۔ میں اوپر گیا حضرت مریم صدیقہ صاحبہ جنہیں چھوٹی آپا کہتے ہیں۔ وہاں حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ تھیں۔ میں نے انہیں کہا کہ مرزا شریف احمد صاحبؓ آئے ہیں اور حضورؓ سے ملنا ہے۔ ان دنوں میں حضور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ یہ ساٹھ کی بات ہوگی کیونکہ وہ لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک کرسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سرہانے رکھ دی تا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اس پر آ کر بیٹھ جائیں۔ میں نیچے گیا اور ان کو بلا کر اوپر لے آیا۔ آ کر وہ کرسی پر نہیں بیٹھے۔ حضور کے سرہانے نیچے فرش پر بیٹھ گئے۔ کرسی پیچھے کر دی۔ کوئی جماعتی باتیں تھیں وہ کرتے رہے مجھے تو سمجھ نہیں آئیں ویسے بھی میں دور چلا گیا تھا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بڑے احترام سے کچھ دیر کھڑے ہو کر الٹے قدموں واپس گئے اور تھوڑی دور جا کر سیدھا ہوئے۔ تو یہ پہلا سبق بغیر بولے انہوں نے مجھے سکھایا کہ خلافت کا احترام کیسے کرنا چاہئے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان سے باتیں کر رہے تھے، ان کی نظر میں بھی ایک خاص تعلق ٹپک رہا تھا۔ باتوں سے بھی لگ رہا تھا مجھے سمجھ تو نہیں آ رہی تھی لیکن میں یہ محسوس کر رہا تھا کہ دونوں طرف سے ایک محبت ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ پاکستان آپ کو کتنا یاد آتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم خود وہاں سے دوڑ آئے ہوئے مجھے کیا پوچھ رہے ہو۔ کبھی کبھی ربوہ کی گلیاں یاد آتی ہیں۔ میں اپنے خاندان کا پہلا لڑکا ہوں جو ربوہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس لئے میری یادیں ربوہ کے ساتھ بہت ہیں۔ جب مٹی اُڑتی تھی، کچی گلیاں تھیں، پھر گلیوں اور سڑکوں پر پہاڑی کی سرخ رنگ کی مٹی پڑنا شروع ہوئی تا کہ تھوڑا سا ربوہ کا جو رنگ ہے وہ نہ اٹھے۔ پھر موٹی

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
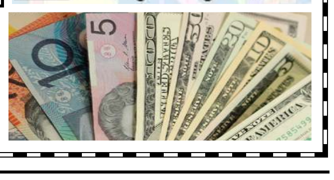
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

روڑی پڑنا شروع ہوئی۔ پھر سڑکیں بن گئیں۔ اب تو ربوہ بڑا ڈیویلپ ماشاء اللہ ہو گیا ہے۔ مجھے یاد ہے جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ وزیر خارجہ تھے یا ربوہ کے شروع کی بات ہے۔ جلسہ کے دن تھے۔ اس زمانہ میں نصرت ہائی اسکول میں جلسہ ہوا کرتا تھا۔ مسجد اقصیٰ میں تو بہت بعد میں گیا۔ عورتوں کا لجنہ کے احاطہ میں اور مردوں کا نصرت ہائی اسکول میں ہوتا تھا۔ قصرِ خلافت میں ہی چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا گیسٹ ہاؤس ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ شدید بارش ہوگئی۔ لوگ بڑے آرام سے بیٹھے رہا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ربوہ میں ایک ہی جیپ ہوا کرتی تھی۔ جو ناظر اصلاح وارشاد مقامی چوہدری فتح محمد سیال ہوتے تھے یا ان کی جگہ کوئی اور بدل گئے تھے۔ بہر حال وہ اس میں آئے تو ہمارے گھر کے قریب پہنچے تو اتنا زیادہ کیچڑ اور دلدل بن گئی تھی کہ وہ فور ویل ڈرائیو جیپ وہاں پھنس گئی۔ میں گھر کے دروازہ سے باہر نکل کر نظارہ دیکھنے لگا۔ ایک طرف فوجی کھڑے ہیں۔ خدام زور لگا رہے ہیں۔ دھکے دے رہے ہیں۔ لیکن جیپ اپنی جگہ سے ہل نہیں رہی۔ تو یہ حال ہوا کرتا تھا ربوہ کا۔ تو اُس زمانہ کی یادیں بھی ہیں اور پھر اِس زمانہ کی یادیں بھی ہیں۔ ربوہ پھر یاد آتا ہے۔

☆ ایک طالب علم نے سوال کیا۔ انسان اپنے آپ کو مزّکی کس طرح بنا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے تو انسان مزّکی نہیں بن جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی یاد، خوف اور خشیت یہی چیزیں ہیں۔ یہ ہوں گی تو انسان ہر برائی سے بچنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اس کی باریکی میں جانے کی کوشش کرو۔ تم لوگ خاص طور پر جو دنیاوی تربیت اور ہدایت پر مامور ہونے والے ہو۔ اس چیز کے لئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ ایک دن میں تو نہیں بن جاتا۔ مسلسل کوشش ہونی چاہئے۔ دعا اور فضل پھر عاجزی چاہئے۔

یہ پروگرام ایک بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قلم عطا فرمائے اور سب طلباء نے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹاف روم میں تشریف لے آئے اور اساتذہ کرام سے باری باری اُن کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کا پروگرام ہوا۔ تمام کلاسز، اساتذہ، سٹاف، مدرسۃ الحفظ کے طلباء اور مدرسۃ الحفظ کے اساتذہ نے باری باری گروپ کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ دورانِ معائنہ ساتھ ساتھ بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی سالانہ جلد تیار ہوتی ہے وہ بھی منگوا کر اپنی لائبریری میں رکھیں۔

مدرسۃ الحفظ کا وزٹ

لائبریری کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مدرسۃ الحفظ میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ بچوں کو روزانہ دودھ کا ایک گلاس اور ایک اُبلا ہوا انڈا دیا کریں۔ مدرسۃ الحفظ ربوہ میں یہ باقاعدہ طلباء کو مہیا کیا جاتا ہے۔

عائشہ اکیڈمی کا وزٹ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عائشہ اکیڈمی کا معائنہ فرمایا جہاں خواتین اساتذہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں عربی قصیدہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں جامعہ کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام طلباء اور اساتذہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں کھانا کھایا۔ اس موقع پر مختلف جماعتی عہدیداران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

بعد ازاں دو بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پروگرام کے مطابق چھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر آنے کے لئے ''ایوان طاہر'' تشریف لائے۔

عرب احمدیوں کے ایک پروگرام میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تشریف آوری

آج ایوان طاہر کے ایک ہال میں عرب احباب اور فیملیز کا ایک تربیتی اجتماعی پروگرام منعقد ہو رہا تھا جس میں 180 کی تعداد میں عرب احباب مرد و خواتین شامل تھے۔ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب (عربک ڈیسک یوکے) اس پروگرام کا انعقاد کر رہے تھے اور پروگرام اپنے اختتام کے قریب تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر آنے سے قبل اس پروگرام میں تشریف لے آئے۔ جونہی حضور انور کے چہرہ مبارک پر عرب احباب کی نظر پڑی تو عرب احباب نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ اهلًا و سهلًا و مرحبا يا امير المومنين کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہو رہی تھیں۔ کئی احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ خواتین بھی رو رہی تھیں اور بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ایسا جوش اور ایسی والہانہ محبت کا اظہار تھا کہ جیسے جذبات کا کوئی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بہہ رہا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے تشریف فرما ہوئے اور آج کے اس پروگرام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر عرب احباب نے کہا کہ بہت اچھا اور مفید پروگرام رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب کے ساتھ فیملیز ملاقاتیں ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک سے ملاقات ہو جائے گی۔ اکثر عرب فیملیز کے ساتھ ملاقات ہو بھی چکی ہے۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ میں تشریف لے آئے جہاں ایک طرف بچیاں گیت پیش کر رہی تھیں تو دوسری طرف مائیں اپنے چھوٹے بچوں کو حضور انور کے قریب کر رہی تھیں تا کہ یہ بچے حضور انور سے پیار لے سکیں۔ حضور انور نے کمال شفقت سے ان بچوں کو پیار دیا۔ بہت جذباتی مناظر تھے۔ ایک طرف حضور انور ان بچوں کو پیار کر رہے تھے تو دوسری طرف ماؤں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 160 خوش نصیب افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی افراد نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی:

عزیزم جاذب احمد، جواد احمد، منیب احمد، صباحت احمد، ولید احمد، ولید رانا، فاران خان، حارث احمد شایان چیمہ، شفاعت عدیل ملک، اطہر عرفان، کاشف نوید، ماہد گوندل، ریان اٹھوال، عیان اسماعیل، حیان احمد، زوریز صالح، عزیز عبد الشافی، چوہدری نعمان، ظافر احمد رسول۔

ملیحہ ذکریا، سبیقہ طارق، شافیہ اکبر، عاتکہ کشف، علیشہ باجوہ، عالیہ باجوہ، نور ارسلان، بریرہ ربانی، بی بی حبیبہ، احسان تنویر، ہادیہ گوندل، کاشفہ باجوہ، مائرہ باجوہ، نعمار الیانہ، ماہ نور علی، سبیقہ باجوہ، شمائلہ احمد، عظمیٰ الماس فاروقی، بریرہ محمود قریشی، عزیزہ دانیہ صفی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان از صفحہ نمبر 2

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض انصار نے مانگا آپ نے دیا۔ پھر مانگا پھر دیا اور پھر مانگا پھر دیا یہاں تک کہ جو کچھ تھا ختم ہوگیا۔ فرمایا کہ میرے پاس جو مال ہوتا ہے تم سے روک نہیں رکھتا۔ ایک مرتبہ نوے ہزار درہم بانٹ دیئے۔ بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ عطا کردیا جو ایک وادی پر محیط تھا۔ مسجد میں بحرین سے آنے والے مال کا ڈھیر لگا دیا اور نماز کے بعد سب مال تقسیم کروا دیا۔ بعض اوقات بدو بھی بڑے کرخت انداز میں مانگتے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے نظرانداز کرکے انہیں عطا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انبیاء پر تنگی کا زمانہ بھی آتا ہے اور کشائش کا بھی تا ان کا اسوہ سامنے آئے۔ اقتدار اور طاقت میں معاف کرنا ہی اصل وصف ہے۔ طاقت اور اقتدار ہونا اس لیے ضروری ہے تا معاف کرنے کا وصف دکھایا جاسکے۔ جب کمزوری اور اقتدار دونوں ہی میسر ہوں تب ہی ایسا ممکن ہے کہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر ہوں۔ اس بارے میں سب سے اول قدم خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جن پر دونوں حالتیں وارد ہوگئیں جن سے تمام اخلاق مثل آفتاب ظاہر ہوگئے۔

شکر گزاری ایک اور اعلیٰ وصف ہے جس کا اعلیٰ ترین معیار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ میں نظر آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے شکر اور بندوں کے شکر کے اعلیٰ ترین نمونے قائم کیے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی بارش کے قطرے زبان پر لیا کرتے تھے کہ یہ شکر گذاری کا طریق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا نہایت سادہ ہوا کرتا تھا۔ اس پر بھی اور سادہ کپڑوں پر بھی شکر بجالاتے رہے۔ ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ آپ کے گناہ سب بخشے گئے ہیں تو آپ اس قدر کیوں رو رو کر عبادت کرتے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں اپنے خدا کا شکر ادا نہ کروں جس نے مجھے اس قدر نوازا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بندوں کی شکر گزاری کا کیا معیار تھا۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کے دوست تھے اور ایک مرتبہ کسی نے حضرت ابوبکرؓ کو کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر نے کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا احسان ہوسکتا ہے؟ وہ تو خدمت کرنے والے کا اپنا اعزاز تھا لیکن پھر بھی شکر کا اظہار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ کیا حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حالانکہ ان سے بڑھ کر خدا نے بیویاں دی ہیں تو آپ نے ان کی خدمات کا ذکر کیا اور ہمیشہ اس پر شکر گزاری کی۔

نجاشی کے احسان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ یاد رکھا اور اپنے قول و عمل سے اس شکر گذاری کا اظہار بھی فرمایا ایک مرتبہ اس کا وفد حاضر ہوا تو آپ خود کھڑے ہوئے استقبال کیلئے اور فرمایا کہ اس نے ہمارے صحابہ کو عزت دی تو میں پسند کرتا ہوں کہ اسکے احسان کا بدلہ خود اتاروں۔

معلم اخلاق کے طور پر بھی عجیب شان نظر آتی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے حضرت صفیہ کے چھوٹے قد پر کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ سمندر میں ملا دیا جائے تو اس کو بھی کڑوا کردے۔

پڑوسیوں سے حسن سلوک کی تعلیم ہے۔ کسی نے پوچھا کہ مجھے کس طرح پتا چلے کہ میں اچھا ہوں تو فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں سے جب کہتے سنو کہ تم اچھے ہو تو اچھے ہو اگر سنو کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔ یہی حال آپ اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کاملؐ کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰی اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ قادیان والے اپنے ترانے شروع کریں۔ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں قادیان سے خدام، اطفال اور ناصرات کے گروپس نے مختلف ترانے پیش کیے۔ ترانوں کے بعد حضور انور نے لندن میں موجود احباب جماعت سے فرمایا کہ اب نماز ہوگی جس کے بعد کھانا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا قادیان کے جلسہ کی کل حاضری 14,242 ہے۔ انڈونیشیا سے بھی ایک چارٹرڈ جہاز اس بابرکت جلسہ میں شاملین کو لیکر آیا۔ لندن میں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 5,230 ہے۔

جلسہ مستورات

مورخہ 27 دسمبر 2016 کو بعد نماز ظہر دوپہر اڑھائی بجے لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ سیشن منعقد کیا جس کی صدارت محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ تحمیدہ عمر صاحبہ نے کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرمہ امۃ الشافی رومی صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے پیش کیا۔ مکرمہ نیرہ تنویر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ اعزازی ممبر مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے ''پردہ کی فرضیت و اہمیت، قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں'' موضوع پر کی۔ مکرمہ قدسیہ حبیب صاحبہ نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ کی دوسری تقریر محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نے ''شادی بیاہ اور رشتہ ناطہ سے متعلق قرآن و حدیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات'' موضوع پر کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

(1) القلم پروجیکٹ:

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 23 دسمبر 2016 بروز جمعۃ المبارک بوقت شام 4 بجے مکرم مولانا جلال الدین نیر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان میں ''القلم پروجیکٹ'' کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی مرشد احمد ڈار صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اسکے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان و منتظم القلم پروجیکٹ نے ''القلم پروجیکٹ'' کا تعارف کروایا۔ اس پروجیکٹ کے تحت مکمل قرآن کریم ہاتھ سے لکھے ہوئے قلمی نسخے کے طور پر شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ پراجیکٹ 23 دسمبر 2016 تا 1 جنوری 2017، 10 یوم تک جاری رہا۔ اس دوران بارہ صد چوراسی (1284) احباب نے 1463 آیات لکھیں۔

(2) شعبہ خدمت خلق:

شعبہ خدمت خلق کے تحت جلسہ سالانہ کے ایام میں دارالمسیح، مرکزی مساجد، بہشتی مقبرہ، جلسہ گاہ، محلہ احمدیہ قادیان میں داخل ہونے والے راستوں، تمام قیام گاہوں، مرکزی لائبریری جہاں القلم پراجیکٹ کا انعقاد کیا گیا اور ایم ٹی اے کی بلڈنگ وغیرہ مقامات پر خدام و انصار رضا کاران نے ہروقت ڈیوٹیاں دیں۔ نمازوں کے اوقات میں مساجد اور گلیوں اور سڑکوں میں ٹریفک کنٹرول کیلئے بھی خدام نے ڈیوٹی دی۔ ایوان خدمت میں شعبہ رجسٹریشن کے تحت پرانے کارڈز پر ہالوگرام لگائے گئے اور نئے عارضی کارڈ بھی بنائے گئے۔ ہندوستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے 720 خدام اور 86 انصار رضا کاران، خوب محنت اور جانفشانی کے ساتھ دن رات ڈیوٹی دیتے رہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ 15 آرمی اور پولیس کے احمدی نوجوانوں نے بھی جو جلسہ میں شمولیت کیلئے آئے تھے، اپنی خدمات پیش کیں اور محنت سے ڈیوٹی دی۔

(3) نظامتیں و قیام گاہیں:

امسال جلسہ کے انتظامات اور مہمانوں کے قیام و طعام کیلئے 27 نظامتیں اور 21 قیام گاہیں بنائیں گئیں اور 4 لنگر خانے جاری کئے گئے۔ قادیان کے تمام حلقہ جات میں گھروں میں ٹھہرنے والے مہمانوں کیلئے 6 مقامات پر ''فیملیز'' کے تحت کھانا تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

(4) ہیومینٹی فرسٹ:

حضور انور کی منظوری سے ہیومینٹی فرسٹ انڈیا کا ادارہ قائم ہوچکا ہے۔ اس کے تحت گزشتہ چھ سات ماہ سے خدمت خلق کے کام ہو رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کاموں کی تصویری شکل میں سرائے وسیم کے پاس ایک نمائش لگائی گئی۔ کثیر تعداد میں احباب نے اس کا وزٹ کیا اور حسب استطاعت مالی اعانت بھی کی۔

(5) نکاحوں کے اعلانات:

جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد اقصیٰ میں کل 26 نکاحوں کے اعلان ہوئے۔ جس میں سے 20 نکاحوں کے اعلانات مورخہ 27 دسمبر 2016 کو ہوئے۔

(6) نمائش:

سن 2015 میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حلقہ دارالسلام میں کوٹھی حضرت نواب محمد علی خان صاحب، جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے، کورِنیویٹ کرکے ''النور نمائش'' کے نام سے ایک نمائش کا افتتاح کیا گیا تھا امسال بھی مورخہ 23 دسمبر 2016 تا 2 جنوری 2017 کل 10 دن یہ نمائش لگائی گئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے مختلف ادوار کو تصاویر اور پوسٹرز کے ذریعہ دکھایا گیا ہے۔ روزانہ صبح 8 بجے سے رات 9 بجے تک یہ نمائش زائرین کیلئے کھلی رہی۔

اسکے علاوہ نظارت نشر و اشاعت کے تحت نشر و اشاعت کی بلڈنگ کے احاطہ میں ہی قرآن نمائش اور مخزن تصاویر کا شعبہ قائم ہے۔ جلسہ کے ایام میں کثرت سے احباب نے ان نمائشوں کا بھی مشاہدہ کیا۔

(7) تربیتی جلسہ و مجلس سوال و جواب:

مورخہ 26 دسمبر 2016 بروز سوموار جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد انوار حلقہ دارالانوار میں مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب کی زیر صدارت نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب کیلئے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے نومبائعین اور زیر تبلیغ دوست سوالات کرکے اپنے شکوک و شبہات کا ازالہ کرسکیں۔ نیز ان سوالات کے جوابات بھی حاصل کرسکیں جو اُن سے غیر از جماعت احباب کرتے رہتے ہیں اور جنکے جواب میں انہیں دقت پیش آتی ہے۔ چنانچہ مسجد انوار میں تقریباً پانچ صد نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب اپنے علاقہ کے مبلغین و معلمین اور پرانے احمدی دوستوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور اپنے سوالات پیش کرکے انکے جوابات حاصل کئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی مرشد احمد ڈار صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم رضوان احمد ظفر صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں آپ نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان بنیادی فرق اور اختلافات پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد احباب کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ آپ کے ساتھ مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید اور مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ شمالی ہند نے بھی احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ جلسہ بہت ایمان افروز تھا جو اڑھائی گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہا۔

(8) شعبہ ترجمانی:

امسال درج ذیل 9 زبانوں میں جلسہ کی تقاریر کے رواں ترجمے کا انتظام تھا۔ (۱) عربی (۲) رشین (۳) انڈونیشین (۴) انگریزی (۵) ملیالم (۶) تامل (۷) تیلگو (۸) بنگلہ (۹) کنّڑا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام زبانوں کے مترجمین نے محنت سے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ کے تمام پروگرام اور خصوصاً حضور انور کے اختتامی خطاب کا مذکورہ 9 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور کثیر تعداد میں مرد و زن نے ترجمانی سے استفادہ کیا۔ مستورات کے خصوصی سیشن کا بھی 5 زبانوں (انگریزی، عربی، انڈونیشین، ملیالم، تامل) میں ترجمہ کیا گیا۔

(9) شعبہ تربیت:

جلسہ سالانہ قادیان کے ایام میں مورخہ 22 دسمبر 2016 تا 2 جنوری 2017 مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک اور مسجد انوار واقع محلہ دارالانوار میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ اسی طرح قادیان کے محلہ جات کی دیگر 7 مساجد میں بھی جلسہ سالانہ کے تین ایام میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ نیز سبھی مساجد میں نماز فجر کے بعد خصوصی درس کا بھی انتظام کیا گیا۔ نماز تہجد کیلئے احباب کرام کو بذریعہ لاؤڈ اسپیکر درود شریف پڑھ کر جگایا جاتا رہا۔ اس شعبہ کے تحت قادیان کی مختلف گلیوں اور سڑکوں میں تعلیمی و تربیتی نوعیت کے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ علاوہ ازیں اردو اور انگریزی زبان میں جلسہ سالانہ کے پروگرام پر مشتمل کتابچہ کلرڈ ٹائیٹل کے ساتھ شائع کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ سے متعلق زریں ارشادات شامل کئے گئے۔

(10) پریس اینڈ میڈیا:

امسال 11 زبانوں کے 206 اخبارات میں جلسہ کے متعلق 282 خبریں، مضامین اور آرٹیکلز شائع ہوئے۔ 16 خصوصی سپلیمنٹ اور 41 اخبارات میں 43 اشتہارات شائع ہوئے۔ اسی طرح 27 نیوز چینلز نے 29 بار جلسہ کی خبریں اور پروگرام نشر کیے۔ 57 رپورٹرز جلسہ کی کوریج کے لیے تشریف لائے جس میں سے 13 رپورٹرز پنجاب کے باہر سے تشریف لائے تھے۔ جلسہ سالانہ کی تشہیر کیلئے دہلی، چنڈی گڑھ، جالندھر (پنجاب) اور سورو (اُڈیشہ) میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

(رپورٹ: منصور احمد مسرور، منتظم شعبہ رپورٹنگ)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8083: میں مبارک احمد ولد مکرم عبد الغفور صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: دوبئی، مستقل پتہ: چنّاچنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک فلیٹ بمقام حیدر آباد، تلنگانہ (50% حصہ داری) قیمت تقریباً -/1,15,000 روپئے، ایک فلیٹ بمقام تروپتی، آندھرا پردیس (50% حصہ داری) قیمت تقریباً -/5,50,000، والدین سے ترکہ قابل تقسیم بمقام چنّا چنتہ کنٹہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3800 AED ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منیم سلام العبد: مبارک احمد گواہ: فیروز احمد

مسل نمبر 8084: میں تاج النساء زوجہ مکرم اے. رحمت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن جماعت احمدیہ کڈاپا نلّور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان قیمت تقریباً -/75,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد القادر طاہر الامۃ: تاج النساء گواہ: اے. رحمت اللہ

مسل نمبر 8085: میں اے. رحمت اللہ ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 54 سال، ساکن جماعت احمدیہ کڈاپا نلّور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 دو منزلہ مکان (756 sqft) قیمت تقریباً 38 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد القادر طاہر العبد: اے. رحمت اللہ گواہ: ایس. شمس الدین

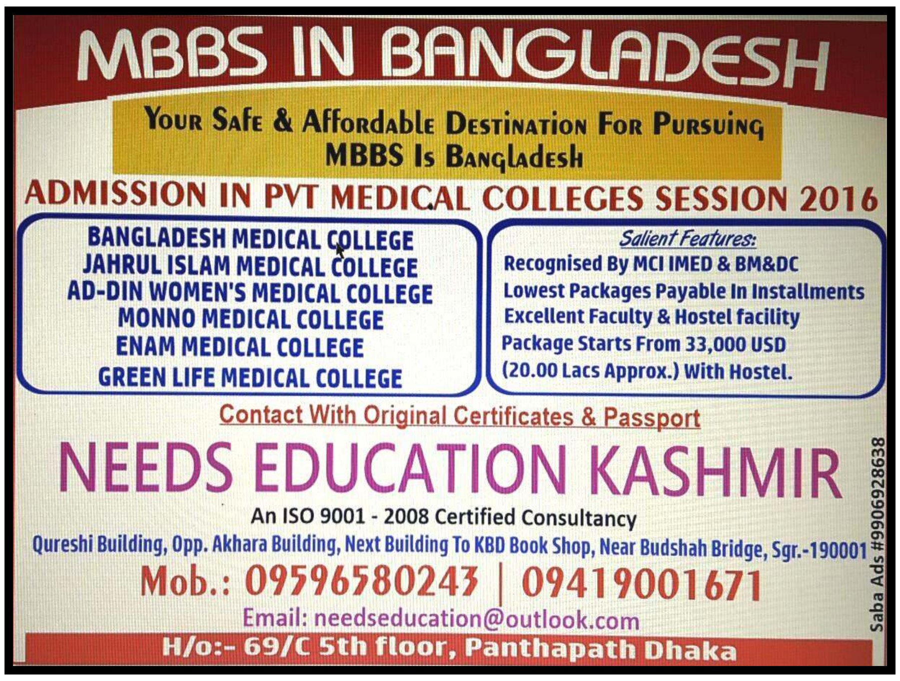

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

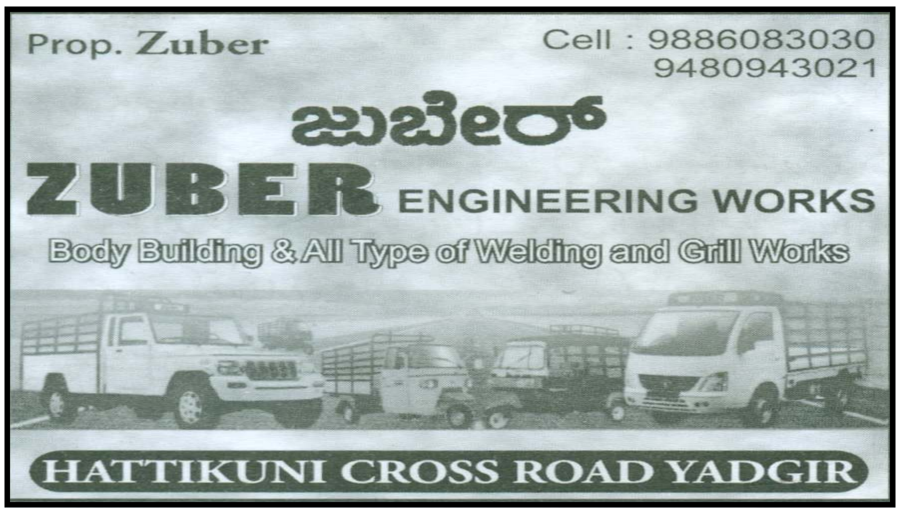

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association, USA.
- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 26 January 2017 Issue No. 4

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں

حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہوں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 20؍جنوری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز کی تلقین کرو اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لئے کوئی سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔ اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں یا اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہوگا؟ یقیناً ایسے باپوں کے بچے یہ خیال کریں گے کہ اس حکم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے بچوں کی دنیاوی ترقی کے لئے تو ماں باپ فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو اصل فکر کا مقام ہے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً کوئی میل نہیں رہے گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔ پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر کوئی میل نہیں رہتی۔

پس یہ ہے نماز کی اہمیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت مثال کے ذریعہ بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اگر ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا یعنی ہر قدم ہی اسے ثواب دینے والا ہے۔

پھر ایک موقع پر باجماعت نماز کی اہمیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو ہر وقت اس بات کے لئے بے چین تھے کہ ہمیں کب کوئی موقع ملے اور ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں اس کو راضی کرنے کے طریقے سیکھیں اس کا قرب حاصل کریں اپنے گناہوں سے دوریاں پیدا کریں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں سے دوریاں پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر ہے جس طرح ملک اپنی حفاظت کے لئے سرحدوں پر چھاؤنیاں بناتے ہیں فوجیں رکھتے ہیں یہ اسی طرح ہے۔ اسی طرح نماز باجماعت میں اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت 27 گنا زیادہ ثواب ہے اس کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باجماعت نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ہم ایک طرف تو یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کی بہتری اور وحدت کے قیام کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا ہے اور دوسری طرف ہمارے عملوں اور خاص طور پر بنیادی اسلامی حکم کے بجا لانے میں کمزوری ہو، بنیادی جو فرض ہے اس میں کمزوری ہو اس چیز میں کمزوری ہو جو ہماری پیدائش کا مقصد ہے، اس چیز میں کمزوری ہو جو اس مقصد کے حصول کے لئے جو کم از کم معیار اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے، تو ہم کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم نے اپنی روحانی حالت کی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ ہر عاقل بالغ مرد پر باجماعت نماز فرض ہے لیکن اس کی طرف ہم دیکھتے ہیں کہ پوری توجہ نہیں ہے اور کمزوری ہے۔ بیشک ایک حقیقی مؤمن پر نماز فرض ہے، اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن جماعت میں ایک نظام بھی قائم ہے، اس نظام کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اس کی حقیقت واضح کرتے رہنا چاہئے۔ میں اکثر خطبات میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن اسے پھر آگے پھیلانا مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے۔ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔ حقیقت میں تو ہم احمدی ہونے کا حق اس وقت ادا کر سکیں گے جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہوئے ان سے روحانی حظّ اٹھانے والے ہوں گے اور جب یہ روحانی سرور اور حظّ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا تو پھر نمازوں کی ادائیگی کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی۔

پس جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نماز برائیوں سے بچاتی ہے تو یقیناً یہ سچ ہے اللہ تعالیٰ کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں میں نمازیں پڑھنے کے باوجود برائیاں قائم رہتی ہیں ان کی نمازیں صرف ظاہری نمازیں ہوتی ہیں وہ اس کی روح کو نہیں سمجھتے۔ پس یہ بہت ہی قابل فکر بات ہے جس پر ہم میں سے ہر ایک کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔

بعض جماعتوں میں اچھی حاضری ہوتی ہے نمازوں کی، لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی نماز کسی نہ کسی کی ضائع ہو رہی ہوتی ہے اور کئی ایسے ہیں جو بعض دفعہ ایک آدھ نماز نہیں بھی پڑھتے اور اس کی ایک وجہ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی ہے کہ نظام اس کی طرف توجہ نہیں دلاتا اور نظام کی بھی دوسری ترجیحات ہیں۔ میرے خطبات اول تو ہر ایک سنتا ہی نہیں یہ کہنا کہ سو فیصد لوگ سنتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور اگر سن بھی لیں پھر بھی مستقل یاددہانی کروانا نظام جماعت کا کام ہے اس لئے نظام قائم کیا گیا ہے کہ تربیت کی طرف توجہ ہو۔ گذشتہ دنوں یہاں کی ایک جماعت کی مجلس عاملہ سے ملاقات تھی تو صدر صاحب نے بتایا کہ جب سے میں صدر بنا ہوں مالی نظام کی طرف میں نے بہت توجہ کی ہے اور اب ہم اس میں بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں تو میں نے انہیں کہا کہ ٹھیک ہے یہ کوشش تو آپ نے کی لیکن جو ایک مؤمن کے لئے بنیادی چیز ہے اور فرض ہے یعنی نماز اس کے لئے آپ نے کیا کوشش کی۔ تو اس بارے میں خاموشی تھی۔ گو فجر اور عشاء کی نماز کی حاضری کے بارے میں میں نے جو استفسار کیا اور جائزہ لیا تو اس میں جو اعداد و شمار سامنے آئے وہ کافی بہتر تھے لیکن نظام کی اس میں کوئی کوشش نہیں تھی۔ اگر لذت و سرور پیدا کرنے والے نمازی پیدا ہو جائیں گے تو مالی نظام خود بخود ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ تقویٰ کا معیار بڑھنے سے ہی مالی قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہی نہیں بلکہ امور عامہ اور قضا کے مسائل بھی جو ہیں بہت حد تک حل ہو جائیں گے بلکہ باقی شعبہ جات بھی ایکٹو ہو جائیں گے اگر نمازیں صحیح طرح ادا کرنی شروع کر دیں سارے۔ دنیا کے عمومی حالات ایسے ہیں کہ جنگ اور تباہی کا خطرہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ جنگ شروع ہوگی تو کیا ہوگا ہم کیا کریں؟ تو ان کو یہی جواب ہے کہ اگر ان خطروں سے بچنا ہے تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے خدائے ذوالعجائب سے پیار کرنا ہوگا اور اس پیار کا ایک ہی طریقہ ہے اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالتے ہوئے لذت و سرور پیدا کرنے کی ہم کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ فرمایا توحید کے عملی اظہار کا نام ہی نماز ہے۔ توحید کا منہ سے دعویٰ تو کر دیا لیکن اس کے عملی اظہار کا نام توحید کے عملی اظہار کا نام نماز ہے۔ فرمایا نماز اور توحید کچھ ہی ہو کیونکہ توحید کے عملی اظہار کا نام ہی نماز ہے اس وقت ہی بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔ فرمایا سنو وہ دعا جس کیلئے **ادعونی استجب لکم**۔ یعنی مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اس کے لئے یہ سچی روح مطلوب ہے۔ اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ دعا میں عاجزی اور تضرع ہو تو پھر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسویٰ اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے اور اس وقت خدا تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ کی محبت انسان پر گرے تو پھر گناہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر مستقل نمازوں میں سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس بجائے یہ شکوہ کرنے کے یا دل میں یہ خیال لانے کے کہ ہماری نمازیں ہمیں مزہ نہیں دیتیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے اس خاص تعلق کو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی حالتوں کو دیکھیں کہ ہم صرف ٹکریں مار رہے ہیں یا نماز کا حق ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جبکہ انقطاعِ کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس پہلے نماز کی عادت ضروری ہے، اپنے آپ کو نمازوں کا پابند کرنا ضروری ہے، چاہے نمازوں کا فائدہ نظر آتا ہو یا نہ، لیکن نمازیں بہر حال پڑھنی ہیں، کیونکہ یہ فرض ہیں اور یہ سمجھ کر عادت ضروری ہے کہ میں نے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا ہے، اس کے پاس ہی جانا ہے ہر ضرورت کے لئے۔ اسی سے مانگنا ہے۔ یہ مستقل مزاجی اگر رہے گی تو پھر ایک وقت آئے گا کہ نمازوں کے حق بھی ادا ہونے شروع ہو جائیں گے، نمازوں میں لذت بھی آنی شروع ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان میں باقاعدگی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اپنی نمازوں کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری نمازوں میں لذت و سرور پیدا فرمائے کبھی ہم اس میں سستی دکھانے والے نہ ہوں اور اس بات کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں کہ آج دنیا کی آفات اور مصیبتوں سے ہم اسی وقت نجات پا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad